الحکم شمارہ نمبر 25-24 کا صفحہ
نمبر 18 کی بائیں سائیڈ کٹی ہوئی ہے اس
سے بہتر حالت میں میسر نہیں ہے

نمبر ۲۴-۲۵ قادیان دارالامن والامان مورخہ ۲۰ و ۲۷ راگست ۱۸۹۸ء جلد (۲)

ٹریکٹ سیریز

اس امر کی ضرورت محسوس جاتی ہے۔ کہ وقتاً فوقتاً ایسے ٹریکٹ شائع ہوں۔ جس سے حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کے مشن کی تبلیغ ہو۔ اور اسلام کی خوبیاں ظاہر ہوں۔ چنانچہ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہم نے یہ التزام کیا ہے۔ کہ اس سلسلہ دلچسپ نظمیں جو صداقت اسلام اور مہدی مسعود کے مشن کے پیام پر مشتمل ہوں۔ اور جناب مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کے خطبہ اور بعض دیگر لطیف مضامین مشتمل بر تفسیر آیات یا مشتمل بر رفع اعتراضات مخالفان اسلام وغیرہ۔ اور حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کی بعض لطیف اور مختصر تقریریں شائع کی جاویں۔ یہہ ٹریکٹ چار صفحہ سے آٹھ صفحہ تک ضخامت میں ہوا کریں۔ اور اگر ہمارے احباب ذرا توجہ کریں تو بکثرت شائع ہو جایا کریں۔ اگر سو آدمی بھی اس سلسلہ کے ممد ہو جائیں گے اور سو سو ٹریکٹ عہ فی صدی کے حساب سے خرید لیں۔ تو دس ہزار ٹریکٹ ایک مہینے میں شائع ہو سکتا ہے۔ اور ہم ہفتہ وار اڑھائی ہزار چھپ کر مفت تقسیم کر دیا کریں۔ اور تقسیم کے لئے یہ انتظام کیا جاوے گا۔ کہ ہر ایک شہر میں سلسلہ وار ایک خاص تعداد بھیج دی جایا کرے۔ اور وہ تقسیم ہو جایا کرے۔ اسی ٹریکٹ سیریز کے ضمن میں حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کے اشتہار بھی آ جایا کریں گے۔ اور علیحدہ اشتہار حضرت اقدس کو چھپوانا نہ پڑیگا۔ بلکہ اس کو ٹریکٹ سیریز کے نمبر میں چھاپ کر حضرت کی طرف سے تقسیم کر دیں۔ اگر ہمارے احباب مل ملا کر اس کام کو کرنا چاہیں تو چنداں مشکل نہیں پوری سو درخواستیں جمع ہو جانے پر ہم اس سلسلہ کو شروع کریں گے۔ مینیجر الحکم کے نام درخواست

اپنے بھائیوں کیلئے

بالکل کھرا سودا

اگر کسی قسم کا نقص ہو یا کسی قسم کا خسارہ معلوم ہو۔ فوراً واپس کر دو اس سے بڑھ کر خوش معاملگی اور کھرا سودا کیا ہو گا۔

مندرجہ ذیل اشیا ہماری معرفت مل سکیں گی۔

۱۔ زیورات چاندی و سونا۔ ہر قسم صرف ار سینکڑہ کمیشن لی جاوے گی۔

۲۔ ریشمی ازار بند۔ پراندے۔ تسبیح بند وغیرہ ہر قسم اور ہر قیمت کے۔

ازار بند ۸ ر سے لے کر صہ تک
پراندے ۴ ر سے لے کر مہ تک
تسبیح بند ہے سے لے کر عہ تک

۳۔ زیورات میں ڈوڑے جس قسم کے چاہیں۔ ڈال دیئے جاویں گے۔

۴۔ دریائی کا ہر ایک قسم کا کام

۵۔ ہر ایک چیز ساختہ امرتسر پر ار روپیہ کمیشن لے کر روانہ ہو سکے گی۔

ہمارے بھائی اس کارخانہ کو اپنا کارخانہ سمجھیں اور باہمی فائدہ کے لئے کھولا گیا ہے۔ درخواست پر نام اور پتہ صاف اور خوشخط تحریر ہو۔ ڈاکخانہ یا قریب کے سٹیشن کا نام ضرور ہو۔ درخواستیں اس پتہ پر آئیں۔

غلام محمد و اللہ بخش علاقہ بند مالکان احمدیہ ایجنسی کٹڑہ باگھ سنگھ ہاتھی دروازہ امرتسر (پنجاب)

کل بہت کم استعمال رہ گیا۔" مولانا عبدالکریم صاحب نے جن کو فارسی زبان سے بڑی دلچسپی رہی ہے۔ اور جو اس زبان پر مادری زبان کی طرح حکمران ہیں۔ فرمایا کہ "جناب! آج کل تو مفاہمہ۔ تفہیم وغیرہ ہی بولتے ہیں"۔

اس کے بعد اسی سلسلہ میں حضرت نے فرمایا۔ کہ "عربی زبان بہت وسیع ہے۔ اور ہر ایک قسم کی اصطلاحیں اوس میں موجود ہیں۔ اور تصنیفات اس قدر کثرت سے ہو رہی ہیں۔ کہ جن کا علم بہ جز خدا کے اور کسی کو نہیں ہو سکتا صرف حدیث ہی کو دیکھو۔ کہ کوئی کامل طور پر دعوے نہیں کرسکتا۔ کہ اوس نے علم حدیث کی کل کتابوں کو دیکھا ہو"

پھر مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے قطعے سبیل الذکر فرمایا کہ "حال ہی میں مولوی صاحب (جناب مولوی نورالدین صاحب سلمہ ربہ مراد ہیں۔) کے پاس مصر سے کتب خانہ خدیویہ کی ایک فہرست ساٹھ جلدوں میں آئی ہے۔ وہ فہرست ایسے طور پر مرتب کی گئی ہے۔ کہ اوس کو پڑھ کر بھی ایک مزا آتا ہے۔ ایسے ڈھنگ پر کتابوں کے نمبر دیئے ہیں۔ کہ ایک بالکل اجنبی بھی اگر لائبریری میں چلا جائے تو وہ بلا تکلیف عین کتاب پر ہاتھ ڈالے گا۔ بہ شرطیکہ اوس نے فہرست کو ایک بار دیکھا ہو"۔ اس پر حضرت اقدس نے پوچھا کہ "وہ کتابیں باہر جا سکتی ہیں؟" مولوی صاحب موصوف نے فرمایا۔ "ہاں وہ لائبریری ایسی نہیں۔ کتابیں نقل ہو سکتی ہیں۔ وغیرہ وغیرہ

اس پر جناب امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ

خدا تعالےٰ نے اسلام کی کس قدر تائید کی ہے۔ اگر کوئی نادان اسلام کی اس تائید الٰہی کا انکار کرتا ہے۔ تو اوسے ماننا پڑے گا۔ کہ کبھی بھی دنیا میں خدا نے کسی کی تائید نہیں کی۔ زبان کا اس قدر وسیع ہونا اور پھر اوس میں اس قدر کثرت سے تصنیفات کا ہونا بھی اسلام ہی کی تائید ہے۔ کیونکہ قرآن شریف ہی کی تائید ہوئی ہے۔ کوئی اہل لغت جب کسی لفظ کے معنے لکھتا ہے۔ تو اگر وہ لفظ قرآن کریم میں آیا ہے۔ ساتھ ہی اوس نے وہ آیت بھی ضرور ہی لکھ دی ہے۔" یہاں مولانا عبدالکریم صاحب نے فرمایا کہ "لسان العرب" نے تو یہ طریق لازمی طور پر رکھا ہے۔ پھر حضرت نے اپنے سلسلہ تقریر میں فرمایا۔ کہ سنسکرت وغیرہ زبانیں تو قریب مردہ ہو گئیں ہیں۔ نہ اون میں تصنیفات ہیں۔ نہ کچھ۔ اور ایسا ہی عیسائیوں کا حال ہے۔ کہ اون کی انجیل کی اصلی زبان کی طرف توجہ ہی نہیں رہی۔ پھر اسی سلسلہ میں حضور نے فرمایا۔ کہ

مجھے حیرت ہوتی ہے۔ کہ پھر اسلام سے کیوں یہ خاش رکھی جاتی ہے۔ اسلام کا خدا کوئی مصنوعی ..... خدا نہیں۔ بلکہ وہی قادر خدا ہے۔ جو ہمیشہ سے چلا آیا ہے۔ اور پھر رسالت کی طرف دیکھو۔ کہ اصل غرض رسالت کی کیا ہوتی ہے؟

اول یہ کہ رسول ضرورت کے وقت پر آئے۔ اور پھر اوس ضرورت کو بہ وجہ احسن پورا کرے۔ سو یہ فخر بھی ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہی کو حاصل ہے۔ عرب اور دنیا کی حالت جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آئے۔ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ بالکل وحشی لوگ تھے۔ کھانے پینے کے سوا کچھ نہ جانتے تھے۔ نہ حقوق العباد سے آشنا اور نہ حقوق اللہ سے آگاہ۔ چنانچہ خدا تعالے نے ایک طرف اون کا نقشہ کھینچ کر بتلایا۔ کہ **یاکلون کما یاکل الانعام**۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک تعلیم نے ایسا اثر کیا۔ **یبیتون لربھم سجدا وقیاما** (س ۱۹) کی حالت ہو گئی۔ یعنے اپنے رب کی یاد میں راتیں سجدے اور قیام میں گذار دیتے ہیں۔ اللہ اللہ کس قدر فضیلت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب سے ایک بے نظیر انقلاب اور عظیم الشان تبدیلی واقع ہو گئی۔ حقوق العباد اور حقوق اللہ دونوں کو میزان اعتدال پر قائم کر دیا اور مردار خوار اور مردہ قوم کو ایک اعلیٰ درجہ کی زندہ اور پاکیزہ قوم بنا دیا۔ دو ہی خوبیاں ہوتی ہیں۔ علمی یا عملی۔ عملی حالت کا تو یہ حال کہ **یبیتون لربھم سجدا وقیاما**۔ اور علمی کا یہ حال کہ اس قدر کثرت سے تصنیفات کا سلسلہ اور توسیع زبان کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے۔ کہ اوس کی نظیر نہیں ملتی۔

دوسری طرف جب عیسائیوں کو دیکھتا ہوں۔ تو مجھے حیران ہی ہونا پڑتا ہے۔ کہ حواریوں نے عیسائی ہو کر کیا ترقی کی۔ یہودہ اسکریوطی جو یسوع کا خزانچی تھا۔ کبھی کبھی تغلب بھی کر لیا کرتا تھا۔ اور تیس روپیہ لے کر اوستاد کو پکڑوانا۔ تو اوس کا ظاہر ہی ہے۔ یسوع کی تھیلی میں دو ہزار روپیہ رہا کرتے تھے۔ ایک طرف تو اون کا یہ حال ہے۔ بالمقابل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال کہ بوقت وفات پوچھا۔ کہ کیا گھر میں کچھ ہے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک دینار ہے۔ حضور نے فرمایا۔ کہ اسے تقسیم کر دو۔ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ اللہ کا رسول خدا تعالیٰ کی طرف سفر کرے اور گھر میں ایک دینار چھوڑ جاوے۔

مجھے تو حیران ہی ہونا پڑتا ہے۔ کہ عیسائی لوگ فلسفہ فلسفہ پکارتے ہیں۔ ان کے الہیات کی فلسفی خدا اپنے کہاں تھی۔ کفارہ ہی کو دیکھو۔ ایک تصوری جانور کی طرح ہے۔ کفارہ نے کیا بنایا۔ علمی دلائل کو چھوڑ دیا جاوے۔ تو بھی دیکھو۔ کہ حواریوں کی نہ تو علمی اصلاح ہوئی۔ اور نہ عملی۔ علمی اصلاح کے لئے تو انجیل نے خود فیصلہ کر دیا۔ کہ وہ موٹی عقل والے تھے۔ اور کم فہم اور لالچی تھے۔ اور عملی اصلاح کا خاکہ بھی انجیل ہی نے کھینچ کر دکھلا دیا کہ کوئی لعنتیں بھیجتا ہے۔ اور کوئی تیس روپیہ پر پکڑواتا ہے۔ اور کیا کچھ۔ اور کیا کچھ۔ گناہ کے آثار۔ تاریکی اور ظلمت تو اس دنیا ہی میں شروع ہو جاتی ہے۔ جیسے فرمایا "من کان فی هذه اعمی فهو فی الاخرة اعمی الآیة۔ س ۱۵ – اب یسوع کے شاگردوں کو دیکھو۔ کہ کیا اون کی حالت میں تبدیلی ہوئی۔ گناہ کے دور ہونے سے تو ایک قسم کی بصیرت اور روشنی پیدا ہوتی ہے۔ مگر اون میں کہاں۔ پھر کفارہ نے کیا بنایا"

یہہ سلسلہ یہیں تک پہونچا تھا اور ایک لطیف تقریر شروع ہو گئی تھی مگر افسوس میری نظر سے سامنے شنکرداس کے مکان پر جا پڑی۔ جہاں سے ایک پیرزال بوڑھیا دریچہ میں سے دھڑم سے زمین پر آ رہی اور میرے مونہہ سے بے اختیار نکل گیا۔ اوہ! کوئی گر گیا۔ سب کی توجہ اوس طرف منعطف ہو گئی۔ اور حضرت اقدس کو بھی سلسلہ بند کرنا پڑا۔ آخر حضور تشریف لے گئے۔

مکتوبات امام الزمان

جس حال میں مینے بارہا توجہ دلائی ہے۔ کہ جن حضرات کے پاس حضرت اقدس کے مکتوبات ہوں۔ اون کی اصل یا نقل بہ غرض اندراج الحکم بھیج دیں۔ اور پھر اس پر بہت کم توجہ کی گئی ہو۔ تو میری شکایت بے جا نہ ہوگی کہ افسوس اس پر لحاظ نہیں کیا گیا۔

اور میں اگر اپنے مکرم دوست مفتی محمد صادق صاحب کا اپنے ناظرین کی طرف سے شکریہ نہ کروں۔ تو یہہ بھی ایک قسم کی فرو گذاشت اور خلاف فرمان نبی کریم علیہ الصلوات والتسلیم ہو گا۔ کیونکہ اس صیغہ میں مفتی صاحب نے بساط سے بڑھ کر قدم مارا ہے۔ جس سے مجھے یقین ہو گیا ہے۔ کہ وہ الحکم کے ساتھ سچی محبت رکھتے ہیں خدا تعالے اون کے اخلاص اور سعادت میں روز افزوں ترقی دے۔ اور اس صادق نوجوان کو دینی اور دنیوی کامیابیوں سے بہرہ مند کرے۔ ذیل میں جو مکتوب درج ہوتا ہے۔ یہہ بھی اون کی ہی سعی کا نتیجہ ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء میں پھر اپنے ناظرین سے چاہتا ہوں۔ کہ وہ اس طرف توجہ کریں۔ اور حضرت اقدس کے مکتوبات بھیج کر ممنون فرماویں۔ کیونکہ ان مکتوبات کی اشاعت حضرت اقدس کی صداقت کے دلائل بینہ کی اشاعت ہے۔ (ایڈیٹر۔)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی و مخدومی جناب شیخ صاحب۔

السلام علیکم و علی من لدیکم

الحکم ملا۔ باعث تازگئے روح ہوا۔ **فجزاکم اللہ احسن الجزاء** حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی مہربانیوں کا کون مشکور نہیں اور خصوصًا لاہور کی جماعت۔ الحکم اپنی موجودہ حالت میں ایک ایسی بیش قیمت شے ہے۔ کہ ہر وقت آنکھ اُس کے انتظار میں لگی رہتی ہے۔ اور بے شک ہم اور ترقیوں کے بھی امیدوار ہیں۔ مگر موجودہ عروج بھی بزرگوں ہی کی برکت سے ہے۔ اور ہر ایک امر کے لئے ایک وقت ہے۔ جس کا صبر سے انتظار کرنا چاہئے۔ اللہ تعالی آپ کے صدق کو کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ اور موجودہ کامیابیوں سے آنے والے فضلوں کا اندازہ لگ سکتا ہے۔ مجھے برادر ظفر احمد صاحب کی طفیل پھر بھی موقعہ ملا ہے۔ کہ الحکم کے ذریعہ حضرت اقدس کے دو کرامت ناموں کی اشاعت کا ثواب حاصل کروں۔ اُن میں سے ایک ذیل میں درج ہے۔ امید ہے۔ آپ اِس عاجز کے لئے دعا کرتے ہوں گے۔

رقیمہ نیاز عاجز محمد صادق - لاہور
۱۴ اگست ۱۸۹۸ء

بخدمت مخدومی مولوی عبد القادر صاحب -

بعد سلام مسنون عرض یہہ ہے. کہ جو کچھ آپ نے سمجھا ہے - نہائت بہتر ہے دنیا میں دعاء جیسی کوئی چیز نہیں - الدعاء مخ العبادۃ - یہہ عاجز اپنی زندگی کا مقصد اعلی یہی سمجھتا ہے. کہ اپنے لئے اور اپنے عزیزوں اور دوستوں کے لئے ایسی دعائیں کرنے کا وقت پاتا رہے - کہ جو رب العرش تک پہونچ جائیں اور دل تو ہمیشہ تڑپتا ہے - کہ ایسا وقت ہمیشہ میسر آجایا کرے - مگر یہہ بات اپنے اختیار میں نہیں - سو اگر خداوند کریم چاہے گا - تو یہہ عاجز آپ کے لئے دعاء کرتا رہے گا - یہہ عاجز خوب جانتا ہے - کہ سچا تعلق وہی ہے - جس میں سرگرمی سے دعاء ہے - مثلاً ایک شخص کسی بزرگ کا مرید ہے - مگر اُس بزرگ کے دل میں اُس شخص کی مشکل کشائی کے لئے جوش نہیں - اور ایک دوسرا شخص ہے - جس کے دل میں بہت جوش ہے - اور وہ ایسے کام کے لئے ہو رہا ہے - کہ حضرت احدیت سے اُس کی رستگاری حاصل کرے - سو خدا کے نزدیک سچا رابطہ یہہ شخص رکھتا ہے - غرض پیری مریدی کی حقیقت یہی دعا ہے - اگر مرشد عاشق کی طرح ہو - اور مرید معشوق کی طرح - تب کام نکلتا ہے - یعنے مرشد کو اپنے مرید کی سلامتی کے لئے ایک ذاتی جوش ہو - تا وہ کام کر دکھاوے - سرسری تعلقات سے کچھ ہو نہیں سکتا - کوئی نبی اور ولی قوت عشقیہ سے خالی نہیں ہوتا - یعنے ان کی فطرت میں حضرت احدیت نے بندگان خدا کی بھلائی کے لئے ایک قسم کا عشق ڈالا ہوا ہوتا ہے - پس وہی عشق کی آگ اُن سے سب کچھ کراتی ہے - اور اگر ان کو خدا کا یہہ حکم بھی پہونچے - کہ اگر تم دعاء اور غم خواری خلق اللہ نہ کرو - تو تمہارے اجر میں کچھ قصور نہیں - تب بھی وہ اپنے فطرتی جوش سے رہ نہیں سکتے - اور ان کو اسبات کی طرف خیال بھی نہیں ہوتا - کہ ہم کو اس جانکنی سے کیا اجر ملے گا - کیونکہ ان کے جوشوں کی بناء کسی غرض پر نہیں - بلکہ وہ سب کچھ قوت عشقیہ کی تحریک سے ہے - اسی کی طرف اشارہ ہے - جو اللہ تعالے فرماتا ہے - لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین - س ۱۹ - خدا اپنے نبی کو سمجھاتا ہے - کہ اس قدر غم اور درد کہ تو لوگوں کے مومن بن جانے کے لئے اپنے دل پر اٹھاتا ہے اس سے تیری جان جاتی رہے گی - سو وہ عشق ہی تھا - جس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ و سلم نے جان جانے کی کچھ پرواہ نہ کی - پس حقیقی پیری مریدی کا یہی احوال ہے - اور صادق اسی سے شناخت کئے جاتے ہیں کیونکہ خدا کا قدیمی احوال ہے - کہ قوت عشقیہ صادقوں کے دلوں میں ضرور ہوتی ہے - تا وہ سچے غم خوار بننے کے لئے لائق ٹھہریں - جیسے والدین اپنے بچہ کے لئے ایک قوت عشقیہ رکھتے ہیں - تو ان کی دعا بھی اپنے بچوں کی نسبت قبولیت کی استعداد زیادہ رکھتی ہے - اسی طرح جو شخص صاحب قوت عشقیہ ہے - وہ خلق اللہ کے لئے حکم والدین رکھتا ہے - اور خواہ نخواہ دوسروں کا غم اپنے گلے میں ڈال لیتا ہے - کیونکہ قوت عشقیہ اس کو نہیں چھوڑتی - اور یہہ خداوند کریم کی طرف سے ایک انتظامی بات ہے - کہ اُس نے بنی آدم کو مختلف فطرتوں پر پیدا کیا ہے - مثلاً دنیا میں بہادروں اور جنگ جو لوگوں کی ضرورت ہے - سو بعض فطرتیں جنگ جوئی کی استعداد رکھتی ہیں -

اسی طرح دنیا میں ایسے لوگوں کی بھی ضرورت ہے - کہ جن کے ہاتھ پر خلق اللہ کی اصلاح ہوا کرے سو بعض فطرتیں یہی استعداد لے کر آتی ہیں - اور قوت عشقیہ سے بھری ہوئی ہوتی ہیں - فالحمد للہ علے الاءہ ظاہرہا و باطنہا -

خاکسار مرزا غلام احمد
۱۲ مئی ۱۸۸۳ء مطابق رجب ۱۳۰۰ھ

انتقال پر ملال

ہر کہ آمد بہ جہاں اہل فنا خواہد بود
وآنکہ پایندہ و باقی است خدا خواہد بود

ایں ماتم سخت است کہ گویند جواں مرد

بروز جمعہ ۲۶ - اگست ۱۸۹۸ء کی صبح کو ۴ بجے ہمارے مخدوم مخدوم جناب مولانا مولوی نور الدین صاحب سلمہ ربہ کی بڑی صاحبزادی نے کچھ عرصہ بیمار رہ کر بہ عمر [illegible] سال انتقال فرمایا - انا للہ و انا الیہ راجعون

مولوی صاحب ممدوح نے جس استقامت اور استقلال سے رضا بہ قضاء کا نمونہ دکھایا اللہ تعالے اوس کی توفیق ہر مسلمان کو دے - بارش کی وجہ سے نماز جنازہ مولوی صاحب

(ن)

کے مکان میں ہوئی۔ امام الزمان سلمہ الرحمٰن بھی شریک تھے۔ بہت سے احباب مرحومہ کو آخری منزل تک پہونچانے گئے۔ گور پر پہونچ کر مولانا صاحب ممدوح نے عام طور پر حاضرین کو مخاطب کر کے کہا۔ کہ

"یہ ہے انسان کا خاتمہ جس کے لئے وہ حسد۔ بغض۔ کینہ۔ جھوٹ اور فریب کو اختیار کرتا ہے"۔

حاضرین پر خاص اثر ہوا بالآخر میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہہ دے۔ اور مرحومہ کے معصوم بچوں اور والدہ کو صبر جمیل عطا فرمادے۔ اور مولوی صاحب کو نعم البدل۔ آمین۔ مرحومہ کے دو لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں

انک میت و انھم میتون

۲۶۔ اگست ۱۸۹۸ء کے جمعہ میں مولانا مولوی عبد الکریم صاحب نے نہائت رقت اور درد دل کے ساتھ مگر پر جوش لہجہ میں آئت مندرجہ عنوان پر مختصر سا خطبہ پڑھا۔ آج کا خطبہ جس قدر موزون اور مناسب موقع تھا۔ اوس سے کہیں زیادہ موثر تھا۔ آج ہی وہ دن تھا۔ جس کی صبح کو جناب مولانا مولوی نور الدین صاحب کی صاحبزادی کلاں کا انتقال ہوا تھا۔ اس لئے آج کے جمعہ میں اس سے بڑھ کر متاثر خطبہ کیا ہو سکتا تھا۔

مولانا صاحب نے اس آئت کو ایک صادق اور مصدوق مامور من اللہ کی صداقت کے ثبوت میں پیش کیا۔ اور بتلایا۔ کہ کیا اس رفتنی اور گذاشتنی دنیا میں انسان **موت** جیسی چیز کا یقین کر کے جھوٹ بول سکتا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہہ مقدس الفاظ بولتے ہوئے کیا افترا کر سکتے تھے۔ اور کیا کوئی مامور من اللہ کبھی ایسا کر سکتا ہے۔ مگر کس قدر افسوس ہے۔ اون لوگوں پر جو یہہ دل کو ہلا دینے والے اور روح پر ایک لرزہ ڈالنے والے الفاظ **انک میتون** سنیں۔ اور بے قرار ہو کر خدا کے مامور کی طرف نہ جھکیں۔ مولانا ممدوح نے جس خوبی سے **موت** کی یاد سے امید اور **یاس** کا نقشہ کھینچ کر دکھایا۔ وہ اون کے دل سے نکل کر دل ہی پر بیٹھا۔ کسی دوسرے وقت بہ شرط فرصت میں ناظرین کو اس آئت کے معارف سنا سکوں گا۔ انشاء اللہ بحولہ۔

۱۴۔ و ۱۵۔ اگست ۱۸۹۸ء

میاں تاج الدین صاحب تحصیلدار بٹالہ بہ تقریب دورہ قادیاں میں تشریف لائے۔ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیاں۔ اور مطبع ضیاء الاسلام وغیرہ کا معائنہ کیا۔ آپ باغبانپورہ کے رئیس اور مولوی فتاہ دین صاحب بیرسٹرایٹ لا کے برادر حقیقی ہیں۔ مجھے بہ حیثیت ایک گواہ کے میاں صاحب موصوف سے عدالت ہی میں ملاقات کا موقع ملا ہے۔ اس لئے میں اپنے اوسی تجربہ کی بنا پر جو اتنے عرصہ میں حاصل کر سکتا تھا۔ کہہ سکتا ہوں۔ کہ وہ ایک خلیق اور ملنسار آدمی ہیں۔ مقدمات کے انفصال میں کس سرگرمی اور محویت سے وہ کام کرتے ہیں۔ اور مقدمہ کے متعلق ضروری امور پر کیسا غور کرتے ہیں۔ ابھی میں اوس کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا۔ ہاں ہندو مسلمان آپ سے خوش پائے جاتے ہیں۔

ریاست پونچھ کا مصاحب اعلیٰ قادیان میں

میں نہائت مسرت سے ظاہر کرتا ہوں کہ **سری سردار کرتار سنگھ صاحب** بہادر جوڈیشل آفیسر و مصاحب اعلیٰ ریاست **پونچھ** جن کے اعدا کی طبیعت کسی قدر ناساز ہے۔ بہ غرض معالجہ میرے مخدوم جناب حکیم مولوی نور الدین صاحب سابق طبیب شاہی جموں کے پاس تشریف لائے ہوئے ہیں۔ سردار صاحب ایک وجیہ **نوجوان** اور **دقیقہ رس انسان** ہیں۔ باوجود ایسے جلیل القدر منصب پر سرفراز ہونے کے مزاج میں انکسار اور ملنساری ہے۔ آج شام کو حضرت اقدس کے حضور بھی تشریف لائے تھے ابھی کچھ عرصہ قیام کریں گے۔ مفصل حالات پھر لکھوں گا۔

ترقی اسلام

انجمن تبلیغ الاسلام بمبئی کا دبیر مندرجہ ذیل فہرست اون نو مسلموں کی جنہوں نے جولائی میں سیکرٹری انجمن موصوف کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ بھیج کر اشاعت کی درخواست کرتا ہے۔ جس کو میں نہائت خوشی اور مسرت سے شائع کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ انجمن موصوف کی کوششوں میں برکت دے اور ان نو مسلموں کو استقلال اور کارکناں انجمن کو خلوص آمین۔ وہ فہرست یہہ ہے۔

قبول اسلام

یکم جولائی ۱۹۰۸ء سے ۳۱ جولائی تک عرصہ ایک ماہ میں جناب مولوی حکیم شیخ غلام محی الدین صاحب قادری سیکرٹری انجمن تبلیغ الاسلام بمبئی کے ہاتھ پر مندرجہ ذیل اشخاص مشرف بہ اسلام ہوئے اللھم زد فزد وھو ھذا

نمبر	کفری نام معہ ولدیت و سکونت	قومیت	اسلامی نام	عمر	کیفیت
۱	مسمات جانی زوجہ گوبند سکنہ شولاپور	خاکروب	کریمن	۲۰ سال	عورت
۲	پچھلی دختر مسمات مذکور	"	رحمت	۰۲ "	لڑکی
۳	مسمات پوسانی زوجہ رچنا سکنہ بمبئی	ہندو	فاطمہ	۱۵	عورت
۴	کاؤنجی ولد خریدونجی سکنہ "	پارسی	عبداللطیف	۲۷	مرد
۵	مسمات لکھمی دختر کشنا سکنہ مالون	ہندو	عائشہ	۲۲	عورت
۶	ہری ولد بانو سکنہ چپلون کوکن	"	غلام مصطفے	۱۷	مرد
۷	مادھو ولد ممتاجی سکنہ پونا	"	دین محمد	۱۸	"
۸	یوحنا ولد نور شاہ سکنہ انبالہ	عیسائی	فضل کریم	۴۲	"
۹	مسمات مریم زوجہ یوحنا	"	زبیدہ	۲۵	عورت
۱۰	ٹھیا ولد چھیٹا سکنہ ضلع احمد آباد	راجپوت	احمد	۲۶	مرد
۱۱	مسمات ایسی دختر لکھمی سکنہ گوا	ہندو	زینب	۱۴	عورت
۱۲	یوسف ولد ایوب سکنہ بمبئی	یہودی	فضل الرحمٰن	۲۹	مرد

ہر مسلمان پر لازم ہے کہ دامی درمی قلمی سخنی انجمن کی امداد فرماکر داخل حسنات ہو۔ فقط

میرے مکرم۔ مخدوم جناب مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی صانہ اللہ عن الشر والفتن اپنے ایک گرامی نامہ میں اپنے ابتلاؤں کا ذکر کرتے ہوئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ سید صاحب موصوف نے جس استقلال اور استقامت کے ساتھ اعلائے کلمۃ الحق میں ثبات قدم دکھایا ہے۔ وہ قابل تقلید ہے۔ بھوپال کے اکثر اراکین نے بہ منت و بہ اصرار چاہا ہے۔ کہ وہ حضرت اقدس کے مسائل کی تبلیغ اور تائید میں زور نہ دیں۔ تو پھر وہ اپنے عہدہ جلیلہ پر سرافراز ہو سکتے ہیں مولوی صاحب نے بڑی استقامت کے ساتھ اون کا عطیہ اون کے منہ پر مارا ہے۔ اور صداقت کی اشاعت میں اُمر سے بڑھ کر قدم مارا ہے۔ خدا تعالے مولوی صاحب کو بھی استقامت عطا فرماوے اور مجھے اور میرے دوستوں کو بھی اون کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ میرے ناظرین بھی مولوی صاحب کے لئے دعا کریں۔ اور اپنے بزرگ سے سچی ہمدردی کا اظہار۔

بلیں کثرت مضامین کی وجہ سے اس اشو میں اسلامی دنیا کی خبریں نہیں لکھ سکتا اور ایسا ہی اور بھی مضامین عدم گنجائش کی وجہ سے رہ گئے ہیں۔ میری کوشش الحکم کو عمدہ اور بہتر بنانے میں جو کچھ ہے اوس کا بہت بڑا انحصار میرے ناظرین پر ہے۔ اس لئے اون کی توجہ نظر بر عالم اسباب بہت کچھ فائدہ پہونچا سکتی ہے۔ اصل کارساز تو وہی مولا کریم ہے۔ جس کی رضا جوئی سب کا فرض ہونا چاہئے۔

کل دنیا پر اتمام حجت

حضرت اقدس امام الزمان سلمہ الرحمان کو اللہ کریم نے وعدہ دیا ہے۔ کہ

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہونچاؤں گا۔

میں دیکھتا ہوں۔ کہ اس مقدس الہام کے پورا ہونے کی بہت سی صورتیں نکلتی آتی ہیں۔

حضرت اقدس کے مرید مختلف ممالک اور بلاد میں جا پہونچے ہیں۔ الحکم بھی ایک ذریعہ ہے اس الہام کی تبلیغ میں حصہ لینے والا ہے۔ حال میں سیدنا مرزا صاحب ایدہ اللہ بنصرہ نے ایک تجویز فرمائی ہے۔ کہ ایک اشتہار بہ تعداد کثیر عربی فارسی اردو اور انگریزی میں اپنے دعاوی اور اون کی دلائل پر لکھا ہے۔ جو ان ہر چہار زبانوں میں ایک ہی تختہ پر شائع ہو گا۔

یہہ اشتہار بلاد یورپ اور دیگر ممالک میں بہ کثرت پھیلایا جاوے گا۔

لاریب اللہ کریم کے وعدے اپنے بندے کے ساتھ لا تبدیل ہیں۔ خدا تعالی اپنے راست باز کو ضائع نہ کرے گا۔ افسوس اور ہلاکت ہے۔ اون پر جو یہہ نشانات صدق دیکھتے ہیں۔ اور منہ پھیر لیتے ہیں۔ پر مبارک ہیں۔ وہ لوگ جنہوں نے اس آفتاب صداقت کے نور سے حصہ لیا۔

اُردو لغات فیروزی

سنہری جلد حجم پورے ۱۳۰۰ صفحہ قیمت صرف ۴ر

اگرچہ انگریزی زبان میں اُردو زبان کی کئی ڈکشنریاں موجود ہیں جیسے فیلن صاحب کی ڈکشنری ۔ فاربس صاحب کی ڈکشنری ۔ لیکن سخت افسوس کی بات ہے کہ اردو زبان میں زبان اردو کی ایک لغات بھی پائی نہیں جاتی ۔ اس قدر ضروری تو یہ زبان کہ ہندوستان کے دفتروں سرکاری سکولوں ۔ قانون دانوں وغیرہ میں مستعمل اور ایک مکمل اردو لغات کا بھی نہ ہونا جائے تعجب ! بنابریں یہ ضخیم اردو لغات انگریزی ڈکشنریوں کی طرز پر تیار کیگئی ہے جس میں زبان اردو کے کل الفاظ ۔ اصطلاحات ۔ ضرب الامثال ۔ محاورات ۔ قانونی الفاظ ۔ علمی اصطلاحات وغیرہ موجود ہیں ۔ اور اس کے ہوتے اب کسی اردو لغات کی مطلق ضرورت نہیں ۔

ڈسٹرکٹ انسپکٹروں ۔ مدرسوں مجسٹریٹوں ۔ بیرسٹروں ۔ وکیلوں مختاروں اور تمام شایقین کی ضروریات کی متکفل ہے ۔ کئی ڈسٹرکٹ کمیٹیاں ۔ اور میونسپل کمیٹیاں اپنے حلقہ کے سکولوں کے لئے منگا رہے ہیں ۔ کوئی سکول اور کوئی مدرس اور کوئی قانون دان بغیر اس کے نہیں رہنا چاہئے ✤

مختلف کتابیں

تدریب الطلاب مترجم ۲/	ترجمہ درایت الادب حصہ اول ۳/	ترجمہ درایت الادب حصہ دوم ۶/ ترجمہ منتخبات العربیہ مترجم ۸/
تسہیل الترجمہ فارسی ۳/	نصائح حکمائے سلف ۸/	پرائمری لغات اردو ۸/ شرح گلستان مؤلفہ مولوی غیاث الدین کامل مجلد ۸/
کیمیائے دولت ۸/	اُردو قواعد فرہنگ آن منظور شدہ ٹکسٹ بک کمیٹی ۶/	بول چال انگریزی ۳/ اٹلس اردو رنگین جس میں نقشہ مختلف ملکوں کے ہیں ۸/

نقشہ ہر ایک ملک کا رنگین فی نقشہ ۱/ علاوہ ان کتابوں کی ہر ایک قسم کی کتابیں متعلق مدرسہ و دینیات وغیرہ ایک کارڈ کے آنے سے روانہ ہو سکتی ہیں ✤

کل درخواستیں بنام محمد ابراہیم و محمد اسمعیل مالکان جنرل مکس ایجنسی سیالکوٹ ہونی چاہئے ۔

دنیا میں پہلی طرز کا قرآن مجید

طول ۵ انچ - عرض ۳ - انچ

جیسی مترجم حمایل بامحاورہ جسکی نظیر ہفت اقلیم میں نہیں جسمیں تیرہ خوبیاں نمبروار پائی جاتی ہیں (۱) تقطیع نہایت عمدہ اور موزون ہی - یعنی ۵ انچ لمبی ۳ انچ چوڑی جو جیب میں باسانی آسکتی ہی - اور شائق کلام مجید ہر وقت اپنے پاس رکھ سکتا ہے - (۲) ترجمہ حمایل شریف بالمقابل صفحہ پر کیا گیا ہی ایک صفحہ پر اصلی متن اور دوسرے صفحہ پر اس کا ترجمہ تاکہ ترجمہ و متن کچھ ریخ نہ ہو جاوے - متن و ترجمہ نہایت صفائی سے پڑھا جاتا ہے (۳) صفحہ پر آیات کے نمبر دیئے گئے ہیں - تاکہ ترجمہ دیکھنے میں کوئی دقت نہ ہو - (۴) ہر صفحہ کے اخیر پر آیت اور اس کا ترجمہ ختم ہوتا ہے جس سے آیت کے لئے قرآن شریف کا ورق الٹنا نہیں پڑتا - یہ خوبی آجتک کسی مترجم قرآن شریف میں نہیں ہی - (۵) عربی فارسی تحریر نہایت اعلےٰ درجہ کی ہے - بڑی خوش قلم و خوش رقم حمایل مجید ہی - (۶) ترجمہ جدید بامحاورہ زبان حال کی اردو کی موافق کر دیا گیا ہے - ترجمہ ایسا شائستہ اور لطیف ہی - کہ خواہ مخواہ پڑھنے کو دل چاہتا ہے - اور تمام مقدرات و محذوفات ترجمہ کے اندر خطوط وحدانی میں لکھدیئے ہیں جس سے تفسیر کی تفسیر اور ترجمہ کا ترجمہ ہے - اور بڑی آسانی سے سمجھ میں آتا ہی (۷) اس حمایل مقدس کی شروع میں سیپاروں اور سورتوں کی فہرست دی گئی ہے جس سے جھٹ سیپارہ اور سورۃ نکال سکتے ہیں - (۸) شروع میں تمام قرآن شریف کے مضامین کی فہرست ہی - جو واعظوں خطیبوں اور تمام مسلمانوں کے لئے نہایت کارآمد ہے - نماز - زکوۃ - صبر - شکر وغیرہ تمام امور کے متعلق ایک ہی جگہ حوالے لکھدیئے گئے ہیں - نماز کا لفظ دیکھو اور قرآن شریف میں جہاں جہاں نماز کا ذکر آیا ہے تمام مقامات معہ حوالہ سورت و رکوع ایک منٹ میں دیکھ لو (۹) سوائے اسکے تمام انبیا کا ذکر قرآن شریف میں جہاں جہاں آیا ہے ان کی نسبت بھی ایک ہی جگہ سارے حوالے لکھدیئے گئے ہیں ابراہیم یا حضرت نوح وغیرہ کا لفظ نکالو - اور جہاں جہاں قرآن شریف میں ان کا قصہ آیا ہی - وہ سب مقامات دم بھر میں دیکھ لو - (۱۰) کاغذ سفید ولایتی لگایا گیا ہے جس سے حمایل شریف کا حجم بھی اندازہ سے نہیں بڑھا - (۱۱) جلد خالص سنہری مرصع کار نہایت سبک اور موزون کرائی گئی ہے - اس کے اوپر قرآن مجید کا لفظ اور لا یمسہ الا المطہرون سنہری مزین ہی - (۱۲) باوجود ان سب خوبیوں کے قیمت نہایت ہی کم یعنی مفصلہ ذیل رکھی گئی ہی - قیمت مجلد عالیہ قیمت مجلد معہ بکس عہ قیمت بغیر بکس عہ خرچ ڈاک بذمہ خریدار (۱۳) پہلی دفعہ یہ حمایل شریف دو تین ماہ میں بالکل فروخت ہو گئی تھی اب طبع دوم میں لباس پہنا کر پیش کی گئی ہے - شائقین نہایت جلد طلب فرمائیں اور موقعہ ہاتھ سے نہ گنوائیں - ورنہ تیسرے اڈیشن تک انتظار کرنا پڑیگا - **اس حمایل شریف** کے بینظیر ہونے میں ان شہادتوں سے بڑھکر اور کونسی شہادتیں معتبر ہو سکتی ہیں - پیسہ اخبار ۲۳ نومبر ۹۵ء چودہویں صدی پنجم جولائی ۱۸۹۶ء راولپنڈی - وکیل امرتسر ۱۸ نومبر ۹۵ء سراج الاخبار جہلم ۲۹ جولائی ۹۵ء مولوی سراجدین صاحب احمد اڈیٹر چودھویں صدی راولپنڈی کی پرائیویٹ رائے - حمایل شریف وصول ہوئی واقعی قابل تعریف ہی ۲۵ مئی ۹۶ء بسبب طول شہادتیں ہونیکے صرف اخباروں کی تاریخ طبع یا سنہ درج کیا گیا ہی - درخواست آنے پر سارٹیفکٹ طبع شدہ ارسال خدمت کئے جا سکتے ہیں -

م - ع - س - ک

سیرت النبی یا حجم صفحہ ۵۰۴ نبوی

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مفصل سوانح عمری جسمیں علمائے نصاریٰ کے کل اعتراضات کی جا بجا تردید کی گئی ہی - اور مخالفین ہی کے اقوال سے آنحضرت صلعم کی نبوت اور صداقت کا کامل ثبوت دیا گیا ہی - کوئی تاریخ ایسی ہم پایہ نہیں ہی جس مسلمان کو اپنے شفیع اور پیارے رسول سے ذرا بھی محبت ہی - اسے اس کتاب کا خریدنا ضروری اور لازم ہی - آخر میں صحابہ کرام اور آئمہ عظام کی سوانح عمریاں بھی لکھی گئی ہیں یہ ایک ہی کتاب اسلامی تاریخ کے لئے کافی شافی ہی - نہایت [illegible]

[illegible] جلد اول قیمت عصہ درخواست خریداری قیمت پیشگی یا وی پی بند لفافہ میں بنام محمد ابراہیم و محمد اسمعیل مالکان جنرل

سیرت الفاروق منشی سراج الدین احمد اڈیٹر سرمور گزٹ کی تالیف کی ہوئی جناب فاروق اعظم عمرؓ کی سوانح عمری جسمیں انکی بچپن کے زمانہ سے لیکر وفات پانیکے وقت تک کے تمام حالات معہ فتوحات کے مندرج ہیں قیمت — عـہ

اسم اعظم کون مسلمان ہے جو حضرت شیخ المشائخ قطب ربانی محبوب سبحانی طاؤس باغ لامکانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے نام مبارک پر جان نہ دیتا ہو۔ اس کتاب میں حضرت علیہ الرحمۃ کی مفصل تاریخ عمری مندرج ہے۔ کوئی کتاب اس کے برابر کی آنحضرت کے حالات میں دیکھی نہیں گئی۔ ہر ایک مسلمان کو یہ کتاب حرز جان بنانا چاہئے۔ — عـہ

صدیق اکبر سوانح عمری حضرت ابا بکر صدیق — ۱ر

قصص الانبیاء کل انبیاؤں کے حالات اس کتاب میں پائے جاتے ہیں — ۸ر

نماز اور اس کی حقیقت نماز کی فلاسفی بیان کی گئی ہے — ۴ر

ایک جرمن نو مسلم کے دس لیکچر جن لوگوں نے مسٹر کوئلیم اور مسٹر ویب کی لیکچر پڑھے ہیں۔ وہ ان لیکچروں کو دیکھکر متعجب ہونگے۔ کہ شیخ موصوف کو اسلام کی کسقدر گہری واقفیت ہے اور پرلے درجہ کی شیفتگی اور محبت ہے توریت و انجیل سے رسول خدا صلعم کی نبوت کو اکمل طور پر ثابت کیا ہے۔ — عـہ

سچی عبادت نماز کے سات ترجمے اسلامی نماز کا ترجمہ اردو۔ نظم و نثر و انگریزی فارسی سنسکرت۔ ہندی بھاشا اور پنجابی زبان میں کیا گیا ہے — ۲ر

انریبل سر سید احمد خان بہادر بالقابہ کے لیکچروں کا مجموعہ سر سید صاحب بہادر کے ۱۸۵۶ء سے ۱۸۹۲ء تک کل کل ۴۲ لیکچر جنہوں نے اسلامی قوم میں ترقی اور تہذیب کی روح پھونکی ہے۔ — عگر

طریقت الحقیقت تصوف کی نئی کتاب اصل میں تو یہ کتاب نئی نہیں۔ بلکہ سات سو برس کی بنی ہوئی ہے۔ مگر اس وجہ سے کہ تاحال اکثر لوگ اس سے ناواقف ہیں اسکو نئی کتاب کہا گیا۔ یہ کتاب حضرت سعدی رحمۃ اللہ کی تصنیف ہے۔ جسکا نام انہوں نے طریقت الحقیقت رکھا ہے ؛ — ۴ر

مذاق العارفین حضرت محبوب سبحانی غوث صمدانی حضرت شیخ محی الدین جیلانی رحمۃ اللہ کا کلام فیض التیام یعنی قصیدہ شریف (سقانی الحب کاسات الوصال) جس کے ہزارہا مریدوں کو فیض پہونچا ہے۔ اور سینکڑوں وجد میں آکر از خود رفتہ ہو گئے ہیں۔ ہم نے مولوی محمد فیروز الدین صاحب منشی فاضل سے تین زبانوں میں ترجمہ کرایا ہے۔ فارسی۔ اردو۔ پنجابی۔ اور طرز یہ رکھی ہے پہلے عربی شعر نہایت جلی قلم سے پھر فارسی پھر اردو پھر پنجابی ترجمہ نظم کر دیا ہے۔ — ۴ر

الوہیت مسیح اور تثلیث کا رد حضرت مسیح کی الوہیت کے ابطال اور تثلیث کی تردید میں اہل اسلام کیطرف سے بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ لیکن یہ کتاب جو ایک بالکل نئے ڈھنگ اور نئے جوش کے ساتھ تیار کی گئی ہے۔ اسمیں تثلیث کو جڑ بنیاد سے اکھاڑ دیا ہے قابل دید ہے۔ قیمت ہر دو حصہ ۸ر

تقدیس الرسول عن طعن المجہول ماریہ قبطیہ کو حرام ٹھیرا کر پھر حلال کر لینے کی نسبت جو پادری لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ اسکی اصلیت بیان کیگئی ہے اور حقیقی الزامی جواب دیئے گئے ہیں.... ۴ر

عصمت النبی عن شرک الجلی عیسائی اور آریہ لوگ جو آنحضرت صلعم پر اعتراض کرتے ہیں۔ کہ آپنے ہجرت حبشہ کے بعد بتوں کی تعریف کی تھی۔ اور شرک جلی کیا تھا۔ (معاذ اللہ) اس اعتراضات کی مفصل تردید ہے — ۲ر

دفع طعن نکاح زینب بازاری پادری جو جناب رسول خدا صلعم پر اعتراضات کرتے ہیں۔ کہ معاذ اللہ آپنے اپنی بہو سے نکاح کیا یہ کتاب اس اعتراض کا مفصل رد ہے جو بڑی پر زور دلایل سے لکھا ہے اس کتاب کو پڑھکر سوائے بالجہل کے آنحضرت پر پھر کوئی اعتراض نہیں کر سکتا۔ مسلمان اور عیسائی ضرور اس کو منگائیں قیمت...... ۴ر

عیسائی مذہب کا فوٹو اس کتاب کی بیان کرنیکی چنداں حاجت نظر نہیں آتی۔ عیسائی مذہب کے کل عقیدوں کا عکس کھینچا گیا ہے۔ نظم و نثر........ ۴ر

آسمانی توپ یا رد پولوسیاں ۵ر

ہدایت آریہ دو حصوں میں چند مشہور سوالوں کا جواب — ۲ر

آریہ دھرم یا نیوگ کا ناول معہ عیسائی اسلام اور آریہ مت کا مقابلہ قیمت... ۸ر

آریہ مت کی عکسی تصویر نہایت عجیب کتاب — ۸ر

عشرہ کاملہ آریہ کے دس بڑے بڑے اعتراضوں کا مفصل جواب جسمیں بخوبی ان کی کل اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔ حجم چھوٹی تقطیع کے ایک ہزار ۴۰ صفحہ جلدوں حصوں میں قیمت چہار حصہ — عـہ

تفسیر فیروزی یعنی ربع خیر کی نادر تفسیر قرآن شریف کے ربع کی یہ تفسیر ہے زمانہ حال کے مذاق کے موافق لکھی گئی ہے۔ قیمت ۸ر

پاکٹ ڈائیری و جنتری بابت ۱۸۹۸ء روزمرہ کے کاروبار والوں اور یادداشت لکھنے والوں کیلئے ہم نے یہ ڈائیری طبع کی ہے۔ جو آسانی جیب میں آسکتی ہے اور ہر تاریخ لکھکر نیچے سارا صفحہ یادداشت اور حساب لکھنے کیلئے خالی چھوڑ دیا گیا ہے۔ تمام ڈائیریوں میں جو نقص دیکھے گئے سب رفع کرنیکی کوشش کی گئی ہے۔ اور تعطیلات وغیرہ کے علاوہ اور مفید باتیں درج کی گئی ہیں۔ جو ہر ایک انسان کیلئے ضروری اور لازمی ہے۔ — ۸ر

خبط اور تکذیب کا اجمالی رد قیمت — ۱ر

برق خاطف یا آسمانی بجلی شیعان باب کے چند سوالوں کا نہایت عمدہ جواب قیمت ... ۴ر

روزہ اور سچی حقیقت — ۴ر

مناجات فیروزی — ۳ر

انوار الاسلام

اسلام اور اوس کی حقیقت

(قیمت تمام دنیا کے رسالوں سے نہایت کم معہ محصولڈاک صرف ایک روپیہ سالانہ)

سخت افسوس کی بات ہے کہ ہندوستان میں آریہ اور عیسائیوں کی طرف سے کئی رسالے اور اخبار ہفتہ وار اور ماہوار چھپتے ہیں جنمیں دنیا کے سردار حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی نسبت اسقدر بدزبانیاں کی جاتی اور گالیاں دی جاتی ہیں - کہ ایک غیرت مند مسلمان کا بدن تھرا اُٹھتا ہے اور آنکھوں میں خون اُتر آتا ہے - ان رسالوں میں کچھ ایسا زہر بھرا ہوا ہے - کہ کئی مسلمان اُنکو پڑھ پڑھ کر اسلام سے مشکک اور مرتد ہو گئے ہیں - ہندوستان میں چھ کروڑ مسلمان موجود ہیں لیکن افسوس کہ ایک اخبار یا رسالہ بھی اُنکی طرف سے باقاعدہ نہیں چھپتا جو ان مخالفین کے دنداں شکن جواب دیکر اہل اسلام کو دوزخ کے گڑھے میں گرنے سے بچائے اور اُنکا حوصلہ بڑھائے - کہتے ہیں - کہ عیسائیوں کے مشن کا بہت سا روپیہ اسی ایک بات سے وصول ہو جاتا ہے کہ ولایت کے عیسائیوں نے ایک وقت کی چاء میں میٹھا ڈالنا چھوڑ دیا ہے اور اسی ایک دفعہ کے میٹھا چھوڑ دینے سے ہزاروں روپیہ روز جمع ہو جاتے ہیں - جو وہ عیسائی مذہب اور عیسائی رسالوں کے شایع کرنے میں صرف کرتے ہیں -

اسلام جو خدائی اور سچا مذہب ہے - کیا اُس کے لئے مسلمانوں کو اتنی غیرت بھی نہیں ہونی چاہئے - ضرور ہونی چاہئے - اور اسی غیرت نے ہمارا دامن پکڑا - کہ ہم یہ رسالہ ماہوار نکالنے پر مجبور ہوئے جس میں نور افشاں وغیرہ عیسائی اخباروں ا[illegible]یہ گزٹ وغیرہ آریہ کے اخباروں اور مخالفین کے تمام اعتراضات کے مفصل جواب لکھا کریں - ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ اس رسالہ کو منگائے اور مطالعہ فرمائے - حجم ۲۰ صفحہ ماہوار - قیمت نہایت کم صرف **ایک روپیہ** سالانہ ہے -

اکتوبر تک جو صاحب قیمت پیشگی بھیجدینگے انکو ایک نہایت ضروری اور مفید رسالہ قیمتی ۸ کا بنام **پچاس مذہبی سوالات کا جواب** مفت ارسال کیا جائیگا اور یہ سوالات ایسے ضروری ہیں جنکے جواب کے لئے ہر مسلمان متلاشی ہے - **مثلاً** بہشت و دوزخ کی فلاسفی - نجات کی فلاسفی - عذاب قبر کی فلاسفی - تقلید شخصی کے مسایل وحی و الہام کی حقیقت وغیرہ وغیرہ

درخواست خریداری بنام محمد ابراہیم و محمد اسمعیل مالکان جنرل بکس ایجنسی سیالکوٹ کے ہو

اس خادم الاطباء کو ۲۸ سالہ طبیہ تجربات اور فقراء کاملین و سیاحین کے خدمات سے ایسے سریع التاثیر نسخے ہاتھ آئے ہیں کہ اکسیر کا حکم رکھتے ہیں خصوصاً اولاد و فرزند نرینہ وحیات مولود و دفع اسقاط کے لئے تیر بہ ہدف ہیں۔ اگرچہ کثرت اشتہارات نے خلق کو بدظن کر دیا۔ مگر ع خدا پنج انگشت یکساں نہ کرد۔ بندہ کو اس نعمت خداداد کے پوشیدہ رکھنے کا حکم نہیں۔ بزرگوں کے ارشاد سے فیض عام کا اشتہار ہے۔ کہ ادویہ تو وہی ہوں گی۔ مگر نمبر اوّل کم مقدور والے صرف خرچ مندرجہ سے اور (۲) تونگر عہدہ دار خرچ دوچند سے دوائیں لے جائیں۔ اور دلی مراد پائیں (۳) شرطیہ پیشگی آمدنی یک ماہ علاوہ خرچ دوا دے کر رسید دستخطی لے۔ اگر میعاد مقررہ کے اندر امید بر آئے بندہ کا حق ہے۔ ورنہ واپس لے جائے۔ (۴) شرطیہ مابعد خرچ دوا دے کر اقرارنامہ آمد دوماہ لکھ دے۔ بہ شرط پیدائش نرینہ بمیعاد معینہ ادا کرے۔ ورنہ خرچ دوا بھی بذریعہ رسید واپس لے۔ (۵) زر تصفیہ شدہ فیمابین معتبر شخص کے بہ رضامندی طرفین امانت رکھ دیں۔ بہ شرط کامیابی بندہ پائے۔ ورنہ واپس لیں۔ (۶) اس پر بھی اطمینان نہ ہو۔ تو مچلکہ شرطیہ لکھائیں۔ وقت تولد فرزند نرینہ آمدنی چہار ماہ واجب الوصول ہو۔ ورنہ ہرجانہ جرمانہ حسب قرار داد قبول۔ فضل خداداد کی منادی ہر طرح کرا دی۔ شرطیہ اقرارنامہ سے جھوٹے اشتہاروں کو بنیاد ڈھا دی۔ اگر علاج میں شک۔ تحقیق کرلو مراد پانے پر دینا کس کو گراں ہے۔ فرزند نرینہ لاکھوں سے ارزاں ہے۔ جو گھر اس لعل سے منور نہیں وہ خانہ خراب ہے۔ گھر نہیں ع بر وہ شجر ہے کہ جس کا ثمر نہیں۔ گم نام وہ بشر ہے کہ جس کا پسر نہیں۔ کتاب اسناد کامل فہرست و پرچہ تشخیص لاولدی ایک ٹکٹ بھیج کر منگوائیے۔ جن مایوسین نے زندگی دوبارہ پائی۔ اور جن کی دلی مراد بر آئی۔ ملاحظہ فرمائیے۔ تشخیص مرض کے بعد بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے۔ طریق استعمال دوا و غذا پرہیز صحت علم ذبیہ سے واضح ہوگا۔ والیان ریاست و امراء حسب منشاء خود شرائط مندرجہ سے مستثنے ہیں۔

نمبر	نام مرض	رقم پیشگی	نمبر	نام مرض	رقم پیشگی	نمبر	نام مرض	رقم پیشگی	نمبر	نام مرض	رقم پیشگی
۱	جس کے اولاد نہ ہو	عہ	۱۰	قولنج دوری	صہ	۱۹	لقوہ	عا	۲۸	نل اترنا	صہ
۲	جسکی اولاد چھوٹی مرجاوے	صہ	[illegible]	سوزاک	صہ	۲۰	بھگندر	عا	۲۹	طول و عرض و عمق کو نئہ	صہ
۳	جس کے لڑکیاں ہوں لڑکا نہ	صہ	۱۲	سرعت	عا	۲۱	ناسور	عا	۳۰	خضاب سالانہ	عا
۴	جس کا حمل ۶-۸ ماہ گرجاوے	صہ	۱۳	جریان	عا	۲۲	بواسیر خونی و بادی	صہ	۳۱	نزلہ و زکام	عا
۵	کم زوری	عہ	۱۴	غلط کاری	صہ	۲۳	ادھرنگ	عہ	۳۲	تسہیل ولادت	عا
۶	مرگی	صہ	۱۵	گنٹھیا	عا	۲۴	ضیق النفس	عہ	۳۳	ہیضہ مجرب المجرب	عا
۷	تپ دق	عہ	۱۶	سفیدی آنکھ	عہ	۲۵	لبھ	صہ	۳۴	تیجا-چوتھیا-بعذانہ	عہ
۸	ضعف باہ	صہ	۱۷	ضعف بصر	عا	۲۶	آتشک	صہ	۳۵	ضعف ہضم	عہ
۹	ضعف جگر	عا	۱۸	سبل	عا	۲۷	آتشک گل بدن	عہ	۳۶	سرسام	عا

المشتہر۔ شیخ نظام الدین حکیم امرتسر چوک ڈیوڑھی کرموں

اکسیر حافظہ

فوائد اس کے نام سے ظاہر ہیں - ہر ایک شخص خصوصاً طلبا کو اسکی اشد ضرورت ہے - دو ہفتہ کیواسطے عہ - انکا ہ کیواسطے عہ ۸ - تین ماہ کیواسطے للعہ - غریب طلبا کو بتصدیق ہیڈ ماسٹر نصف قیمت پر بھیجی جاتی ہے

خارش کی حکمی دوائی

تین دفعہ کی لگانیسے فائدہ کلیہ حاصل ہوتا ہے - اور ایجاد دوا نے اثر کو تصدیق کرنا پڑتا ہے - فی پوڑیہ ۸ - اور مفت تقسیم کرنیوالوں کو ۸ پوڑیہ عہ - اور غربا کو بتصدیق کسی معزز کی صرف خرچ روانگی پر مفت

دوائی ہاضمہ

بدہضمی درد شکم - قراقر - نفخ - استفار - کھٹے ڈکار - ضعف معدہ کو دور کرنی اور بھوک لگانیکو مفید - قیمت فی شیشہ جو کئی آدمیوں کو کافی ہے ۴ر غربا کو بتصدیق کسی معزز کہ ۴ر خرچ روانگی پر مفت -

دوائی آتشک

یہ عجیب الخواص حکمی دوائی اس شدید مرض کو ایک ہفتہ میں دور کرتی ہے - خوبی یہہ کہ منہ نہیں آتا - غذا گوشت - پلاؤ - شراب کے عادی کو اس کی بھی اجازت ہے ۷ خوراک عہ ۱۲ر

سرمہ سلیمانی

ایک فقیر صاحب کی ایجاد - دھند - غبار - تاریکی چشم - ضعف بصر - سرخی - پھولا - موتیابند کو اکسیر ہے ۲ ماہ کی استعمال سے عینک چھوٹ جاتی ہے - اور آنکھ کبھی بیمار نہیں ہوتی - فی تولہ عہ ۸ر اطبا و دیگر اصحاب سے پہلی دفعہ بغرض تجربہ فی تولہ عہ -

سفوف مرہم آتشک

اصلاح زخم کیواسطے صرف تین پڑیاں کفتی ہیں زخم پہلے دن خشک - اور تین دن میں بالکل اچھے ہوتے ہیں - فی پوڑیہ ۸ - غربا کو بتصدیق معزز ۲ر خرچ پر مفت

اعجاز مسیحی

اعصاب کی کمزوری اور جملہ نقصانات جو جوانی کی غلط کاریوں کا نتیجہ ہے - اس کے تین دفعہ کے استعمال سے بالکل دہم ہو کر نامرد - مرد اور مرد جواں مرد ہو جاتا ہے - قیمت سے -

عصائے پیری

رقت اور جریان کو مفید - قوت باہ کے واسطے علاج لاثانی و ذریعہ لطف زندگانی - تعریفی الفاظ کی ضرورت نہیں - تجربہ شاہد کافی ہے - قیمت سے - روپیہ

دوائی وجع المفاصل

یہ بے نظیر اور تیر بہدف دوائی ہے - سالہا سال کے جکڑے ہوئے اور بیکار شخص صحیح و سالم ہوئے ہیں - قیمت صرف صہ

تریاق سوزاک

سوزاک کیسا ہی پرانا کیوں نہ ہو - تین دن میں صحت کلی ہو جاتی ہے - درد اور جلن تو پہلے ہی دن دور ہو جاتا ہے - در حقیقت اسم بامسمی ہے - ۶ خوراک عا

نسوار

جملہ امراض دماغی کو مفید - درد سر - شقیقہ - سرخی چشم نزلہ - زکام - چھچھڑہ کے واسطے دوائی بے نظیر - فی پوڑیہ ۸ر غربا کو بتصدیق ۲ - خرچ پر مفت -

جادو کی گولی

جسم کے کسی حصہ میں بلغمی یا ریحی درد ہو - فی الفور ایک گولی کے کھانے سے کافور ہو جاتا ہے - فی گولی ۸ر فی درجن صہ

حبوب بواسیر

جو لوگ اس مرض کا کلی دفعیہ ناممکن سمجھتے ہیں وہ ہماری حبوب کو ایکدفعہ ضرور آزمائیں - مسوں کی سوزش اور درد پہلے دن بند - اور ۱۲ دن میں فائدہ کلی ہوتا ہے - قیمت عا

لگانیکی دوائی بواسیر

اس دوائی کے لگانے سے تین دن میں مسے خشک ہو کر خود بخود گر جاتے ہیں اور کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہوتی اس کو اکسیر کہنا بیجا نہ ہوگا - قیمت سے ر

دوائی درد گردہ

درد کیسا ہی شدید ہو - ۱۵ منٹ میں دور ہوتا ہے - فی ڈلی ۴ر - فی درجن عا -

المشتہر خاکسار غلام احمد معرکان منشی حسین بخش اپیل نویس بٹالہ ضلع گورداسپور ملک پنجاب

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں۔ میڈیکل کالج کے پروفیسروں۔ نامور ڈاکٹروں۔ والیان ریاست اور ولائت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے۔ کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت اس لئے کم رکھی ہے۔ کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے۔ مبلغ ۸ روپیہ ممیرکا سفید سرمہ اعلیٰ قسم کا فی تولہ مبلغ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس ۲۰ روپیہ۔ مصری سرمہ فی تولہ ۸ خرچ ڈاک بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے۔

المشتہر

پروفیسر میاسنگھ آہلو والیہ مقام بٹالہ۔ ضلع گورداسپور پنجاب۔

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے؟

۱۔ میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں۔ کہ ممیرکا سرمہ جو سردار میاسنگھ صاحب اہلو والیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے تو بمنزلہ اکسیر ہے۔ آنکھوں سے پانی جانا۔ دھند۔ سوزش ہر قسم جسکو عموماً ادا کہتے ہیں۔ جلن۔ کمزوری نظر۔ ناخونہ اور اندر کی جھلی کا زخم اور اسنسے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیائی شے نہیں ہے۔ اس سے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے بالخصوص مقامات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے۔ وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لئے میں بلا شک وشبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر ڈی۔ ایم۔ مسانگھے صاحب بہادر۔ ایم بی۔ ایم ایس سندیافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

۲۔ میں بڑی خوشی سے ممیرکے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں۔ کہ سردار میاسنگھ صاحب اہلو والیہ نے تیار کیا ہے۔ میں نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مسمات اللہ دیوی بعمر ۴۵ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے۔ مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خرد خرد دانے نکلے ہوئے۔ اور پڑوال پڑتے تھے۔ آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھی ہوئی تھیں۔ انمیں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ اسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا۔ کہ سوئی دھاگا بھی نہیں پڑہ سکتی تھی۔ اور ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے دیکھ نہیں سکتی تھی۔ مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ اُسنے امراض مذکور سے کلی صحت پائی۔ راقم۔ خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

۳۔ جناب میاسنگھ صاحب

شائد آنجناب کو یاد ہوگا۔ کہ بندہ نے آپ سے ممیرکا سفید سرمہ منگوایا تھا۔ جس نے جادو کا اثر دکھلایا یعنی ایک دوکاندار مسمی دولامل کی آنکھوں میں پھولا پڑ گیا تھا۔ اور بسبب پتلی پر پہلے کے ہونیکے نظر قطعاً بند ہوگئی تھی۔ لیکن قریب دس روز کے استعمال سے پھولا روپوش ہوگیا۔ اور پتلی صاف وشفاف ہوکر نظر بدستور قائم ہوگئی ہے۔ اور مریض دعاگو ہے۔ بندہ بھی بصد شکر گذاری جوش طبیعت کو ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جو آپ نے ایسی نادر دوا اس قدر قلیل قیمت پر لگا کر خاص و عام خلق خدا پر بہت احسان اور ثواب کا کام ہے لہذا بندہ بخدمت ہر خاص و عام بالتعلق تاکید ہے۔ کہ بروقت مبتلا ہونے مرض چشم خواہ کسی قسم کا مرض ہو۔ اس اکسیر یکہ حیات چشم (سرمہ ممیرہ) کے استعمال کرنے کا موقعہ ہرگز ہاتھ سے ندیں۔ ملتمس ہوں۔ کہ دو تولہ ممیرکا سرمہ بذریعہ قیمت طلب پارسل عنائت فرمادیں۔ راقم۔ ڈاکٹر نرائن سنگھ ہاسپٹل اسسٹنٹ کوٹ گڑھ ڈسپنسری شملہ۔

۴۔ جناب من میری آنکھ میں ایک مرض ہے۔ جسکا علاج حکما اور ڈاکٹران لاہور مثل ڈاکٹر پیری صاحب وغیرہ وغیرہ نے کیا کچھ فائدہ نہ ہوا۔ آپ کے سرمہ سے تخفیف ہوئی۔ اب صرف دھند اور کم طاقتی ہماری چشم میں ہے۔ اور ایک تولہ سفید سرمہ بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجدیں۔ دستخط سردار صلح جہاں درانی شاہزادہ کابل خلف رشید جناب میر فیض خاں محمد خاں صاحب مرحوم ملک ترکستان۔ ۷ مارچ ۱۹۰۶ء

پانچ ہزار روپیہ انعام

[illegible] کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں۔ ایک کو فرضی ثابت کرے اس کو مبلغ پانچہزار روپیہ [illegible] دیا جاویگا۔ جو لاہور کے الائنس بنک مارچ ۱۹۰۶ء کو جمع کیا گیا۔

پرنٹر محمد علی ... ایڈیٹر و پروپرائیٹر کے لئے انوار احمدیہ پریس قادیان میں چھپ کر شائع کیا گیا

انمول موتی

گناہ؟

گناہ کیا ہے؟ اللہ تعالےٰ کے احکام کی خلاف ورزی کرنا۔ خواہ اعتقادی طور پر خواہ عملی طور پر۔ یوں بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کے عطا کردہ عطایا اور قوائے کو برمحل استعمال نہ کرنا بھی گناہ ہے۔

گناہ کیونکر پیدا ہوتا ہے؟ اعمال اور افعال انسانی اعتقاد کے زیر کمانڈ ہیں۔ جو بات ہیں دل میں من حیث الوصف جمی ہوئی ہو۔ اوس کا اثر بلاتکلف اعضاء پر پڑتا ہے۔ اور اُسی کے رنگ میں اعمال سرزد ہوتے ہیں۔ مثلاً جس بچے کو معلوم ہو کہ پانی غرق کر دے گا۔ کیا ممکن ہے۔ کہ وہ پانی میں چلا جاوے۔ یا جو آگ کو بھسم کر جانے والی چیز سمجھتا ہے۔ وہ اوس کی خوبصورتی پر مائل ہو کر کب اوس کے شعلے کو پکڑے گا؟ اسی طرح سے گناہ کے نتائج جب معلوم نہیں ہوتے۔ یا انسان اپنی بناوٹ پر غور نہیں کرتا۔ اور ہر عضو بدن کی ساخت کے منشاء کو نہیں سمجھتا۔ تو گناہ پیدا ہوتا ہے۔ پھر ایک گناہ سے دوسرا اور دوسرے سے تیسرا یہاں تک کہ اگر اللہ تعالےٰ کا فضل بچانے والا نہ ہو۔ تو گناہ سے محبت ہو جاتی ہے۔ اور نیکی اور بدی میں تمیز کا مادہ سلب ہو جاتا ہے۔

گناہ سے انسان کیونکر بچ سکتا ہے؟ سب سے اول اور مقدم تو یہہ بات ہے۔ کہ انسان گناہ کا علم پیدا کرے۔ یعنے یہ اوسے معلوم ہو کہ گناہ ہے کیا چیز؟ پھر اوس کی برائی اور برے اثر اور نتیجے سے واقفیت ہو۔ اس کے بعد خدا تعالےٰ کی قدرت اور اوس کی نگرانی کا علم ہو۔ کہ وہ حاضر ناظر خدا ہے۔ اور پھر اوس سے شرم کرے۔ اور یہہ یوں ہو سکتا ہے کہ جیسے ایک اپنے جیسے محتاج اور عاجز انسان سے شرم کرتا ہے۔ اور اوس کے سامنے کوئی برا کام نہیں کرتا۔ ویسا ہی خدا تعالےٰ کے روبرو کرنے سے ڈرے اور شرم کرے۔ پھر خدا تعالےٰ کی نعمتوں کا خیال ا۔ اور اپنے لئے اون نعمتوں کی حاجت اور ضرورت کو محسوس کرے۔ اور ساتھ ہی یہہ خیال کرے کہ اس گناہ سے وہ نعمتیں دور ہو کر مشکلات میں مبتلا ہو جاؤں گا۔ پھر اپنی کمزوری پر نظر کرے۔ کہ ذرا سے درد شکم پر اور باقاعدہ رفع حاجت نہ ہونے پر کیسا مضطرب اور بے چین ہو جاتا ہے۔ اور اوس کے ساتھ ہی عذاب الٰہی کا خیال کرے۔ کہ میں اوسے برداشت نہیں کر سکتا۔ زاں بعد کمالات قدرت پر ایک وسیع نظر کرے۔ تاکہ اوس سے محبت پیدا ہو۔ اور محبوب کی خلاف ورزی نہ کرنے کا خیال پیدا ہو۔ ایسی صورت میں اللہ تعالےٰ کی دستگیری گناہ سے محفوظ رکھ سکتی ہے۔

گناہ کا نتیجہ کیا ہوتا ہے؟ تم خود سوچو۔ کہ وہ نادان جو کان کو سننے کی بجائے منہ کے کام میں لگانا چاہے۔ اور اوس میں نوالے ٹھونسے آخر تکلیف اُٹھائیگا گناہ چونکہ قوئے کا (خواہ وہ خارجی ہوں یا باطنی) بد استعمال ہے۔ اس لئے بہر صورت نتیجہ برا ہی ہوگا۔ عزیز تھا ذلیل ہو جائے گا۔ آزاد تھا۔ دشمنوں کے پنجے میں اسیر ہوگا۔ اس کی بات کا اثر جاتا رہے گا۔ ہیبت نہ رہے گی۔ محبوب اور عزیز چیز ہاتھ سے جاتی رہے گی۔ سب سے بڑی آفت جو آئیگی۔ وہ یہہ ہوگی کہ عبادت کی لذت نہ رہے گی۔ اور پھر ایک گناہ دوسرے کو کھینچ لائے گا۔ یہاں تک کہ گناہ اور نیکی میں تمیز ہی نہ کر سکے گا۔ اور کانشنس سُن ہو جاویگا

گناہ سے بچنے کا ایک مجرب نسخہ؟ آنکھوں کو نیچا رکھنے کی عادت پیدا کرو! لوگوں کے مال اور شکلیں دیکھ کر حرص کو پیدا نہ ہونے دینا! سچ کی عادت بڑھاؤ حلال کھاؤ! امانت۔ وفاداری اور خدا کے ساتھ ہونے کو محسوس کرے۔ پیٹ اور شرم گاہ دونو پر قابو رکھو۔ بدکاروں کی صحبت سے پرہیز کرو! اور کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب سے محبت نہ کرو۔

ان باتوں کے پابند ہو جاؤ گے۔ تو اللہ کریم اپنے فضل سے گناہ جیسی گندی اور ہلاک کر دینے والی چیز سے بچا لے گا۔ اللہ تعالےٰ مجھے اور میرے دقیقہ رس ناظرین کو اعمال صالحہ کی توفیق اور گناہ سے نفرت دے آمین۔

تصحیح

میں پچھلے اشو کے ساتھ ایک ضمیمہ کے ذریعہ اپنے ناظرین کو اطلاع دے چکا ہوں۔ کہ الحکم مؤرخہ ۶-۱۲-اگست سنہ ۱۹۱۶ء میں بصفحہ ۱۴۴-زیر عنوان "ایام الصلح" فارسی لباس میں جو کتاب مذکور کے شائع ہونے کا ذکر ہے۔ وہ درست نہیں۔ بلکہ کتاب مذکور عنقریب شائع ہوگی۔

اس لئے میرے ناظرین اخبار خصوصاً اور دوسرے لوگ عموماً اس امر کا لحاظ رکھیں۔ کہ کتاب مذکور کے شائع ہونے پر مکرر اعلان کیا جاوے گا۔ ہاں یہ امر ضروری ہے۔ کہ خریدار اپنی درخواستیں مہتمم مطبع ضیاء الاسلام قادیان کے نام بہ اجازت وی پی پارسل بہت جلد روانہ کریں۔ کیونکہ کتاب مذکور صرف سات سو طبع ہوئی ہے۔ جس کا بہت بڑا حصہ ممالک غیر میں اشاعت پذیر ہوگا۔ اس لئے جس قدر جلد درخواستیں آجاویں گی۔ اون کی تعمیل مقدم اور ضرور سمجھی جاویگی۔

قرآن کریم پر لطیف نوٹ

نمبر ششم

سورۃ البقر رکوع (۳)

اس رکوع میں اللہ کریم نے مندجہ ذیل امور بیان فرمائے ہیں اگر نہ صرف اونکو بیان ہی کیا بلکہ صحیفہ فطرت اور مشاہدہ قدرت کے نظائر پیش کرکے دلائل و براہین سے اونکو موکد فرمایا۔

اولاً۔ خدا تعالیٰ ہاں ایک خدا کی پرستش کی ہدایت فرمائی اور اس عبادت کی ضرورت پر قدرتی نظائر پیش کرکے ایک علمی رنگ کی دلیل دیتے ہوئے علوم ارضی اور سماوی کی طرف ایک لطیف پیرایہ میں توجہ دلائی۔ اور ضمناً ضرورت نبوت و الہام کی نظیر بھی بتلا دی۔

ثانیاً۔ ضرورت عبادۃ اللہ کے بعد چونکہ طرق عبادت و مرضی الٰہیہ کے معلوم کرنیکا ذریعہ صرف الہام الٰہی ہے جسکی اس رکوع کی پہلی آیتوں میں اجمالی طور پر ضرورت بتلائی اس لئے یہاں اثبات کلام الٰہی پر دلیل فرمائی۔ اور منکرین کلام پاک کو عذاب النار سے ڈرایا۔

ثالثاً۔ عبادت کی ضرورت کو تسلیم کرنے والوں اور پھر اوسکے طریقہ کی راہ الہام الٰہی یا کتاب اللہ پر ایمان لانے والوں اور سچے ایمان کے ثمرات اعمال صالحہ بجا لانے والوں کو جنت الخلد کا وعدہ جزاء کے طور پر دیا۔

رابعاً۔ مومنوں اور کافروں میں ایک امتیاز بتلایا۔ اور کفر اور ایمان کی حالت میں صدر انسان کا نقشہ دکھلایا کہ مومن کیونکر انشرح صدر سے اللہ تعالیٰ کی چھوٹی چھوٹی باتوں پر ایمان لاتا ہے۔ (میرے مخدوم مولانا نورالدین صاحب سلمہ ربہ و ایدہ بروح الامین نے فرمایا ہے کہ نیکی سیکھنے کا اصول میں سے یہہ بھی ہے۔ کہ "**چھوٹی چھوٹی باتوں کے ماننے کا عادی ہوتا**" میں اگر اسکو وسیع کرکے یوں کہوں کہ مومن کامل کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ ابتداً چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھی ایمان لاوے تو نامناسب نہیں۔ غرض اس رکوع میں کفر اور ایمان میں ایک لطیف امتیاز بتلایا ہے۔

خامساً و آخراً۔ منکرین پر اثبات وجود اللہ۔ اور پھر کسی بے معنی وجود نہیں بلکہ خالق **مافی السموات ومافی الارض** اور **بکل شیئ علیم** خدا کے وجود کا ثبوت دیکر حجت پوری کی ہے۔

میرے خیال میں اس رکوع کی تلخیص میں یہی پانچ امر ہیں جنکو استعارہ کے طور پر اس رکوع کے **پانچ عنصر** کہہ سکتا ہوں۔

سورۃ فاتحہ سے تعلق۔ اب اس سے پیشتر کہ میں حسب معمول آیات پر نوٹ لکھوں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس **رکوع** کو سورۃ فاتحہ سے جو مناسبت ہے اوسے بھی بیان کردوں **سورۃ البقر** ایک رنگ میں **سبع مثانی** کی تفسیر ہے بلکہ اگر اسکو بھی وسیع کیا جاوے تو یوں کہہ سکتے ہیں کہ سورۃ البقر کا ہر ایک رکوع ایک جداگانہ طرز پر سورہ فاتحہ کی جزءً یا کلاً تفسیر ہے بہرحال اس رکوع کو سورۃ فاتحہ سے جو تعلق میرے خیال میں ہے اوسے ظاہر کرتا ہوں۔

(۱) سورۃ فاتحہ میں **ایاک نعبد** کی تعلیم سے پہلے واجب الاحترام اور قابل العبادت ہستی کی عظمت کو قائم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے چار صفات عظیمہ کا بیان فرمایا ہے کیوں؟ واجب العبادت تو وہی ہستی ہوسکتی ہے جو ہر حالت اور ہر وقت انسان کی کفیل۔ وکیل اور مربی ہو۔ اس لئے اس رکوع میں بھی **یاایھا الناس اعبدوا ربکم** کی تعلیم کو ملحوظ رکھکر ساتھ ہی **احسان الٰہی** یعنے **خلق** جو افضل ترین نعمت ہے ذکر کیا۔ بلکہ **ربکم** کا لفظ کہہ کر مدامی تربیت کی ضرورت کی سیری کے سرچشمہ کو بیان کر دیا۔ اور پھر اگلی آیات میں **صفت الرحمٰن** کے منشار کا اظہار فرمایا۔ اور جہاں **الرحمٰن** کی صفت کا فیضان عام جسمانی ضرورتوں کا کفیل ہے وہاں۔ روحانی پیاس کا **چشمہ** یعنے **الہام الٰہی** کا مژدہ سنایا اور پھر اوس پر دلیل فرمائی اور پھر **امر ثالث** کے ضمن میں جو اس رکوع کی تلخیص میں اوپر لکھ آیا ہوں اور جسکی توضیح ابھی آئیگی **وبشر الذین** الی الایۃ کہہ کر **الرحیم** کی تفسیر فرمائی اور **مالک یوم الدین** کی تشریح بھی ضمناً کردی۔

آؤ! اب ایک اور طرق پر میں اس رکوع میں **سورۃ فاتحہ** کے ایک حصّہ کو دکھاؤں۔ ذرا غور سے دیکھو۔

تلخیص رکوع ہذا کے **امر اوّل** میں **عبادات الٰہی** کا نتیجہ فرمایا ہے **لعلکم تتقون** ہر ایک دکھہ سے نجات یا یہہ کہو کہ ہر ایک سکھہ سے متمتع ہونا۔ چونکہ عبادت الٰہی ذریعہ ہے **تتقون** یا حصول سکھہ کا پس اس رکوع کے شروع میں جہاں ایک طرف **اللہ۔ الرب۔ الرحمٰن الرحیم** کی فلاسفی بتلائی وہاں **انعمت علیہم** کی راہ بھی بتلادی یا یہہ کہو کہ **اھدنا الصراط المستقیم** کی تفسیر کردی اور بتلادیا کہ **اھدنا الصراط المستقیم** میں صراط سے کیا مراد ہے جسکی توضیح **اعبدوا** کے لفظ میں ہے ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ اسی امر اول میں **انعمت علیہم** کا ذریعہ بتلایا ہے۔

اور فلاتجعلوا للہ انداد کے ضمن میں زمرہ **مضلین** کی توضیح اجمالاً اور امر رابع میں تفصیلاً بیان فرمائی۔ اور آخر میں عاجز انسان کو خدا بنانے والوں پر حجت پوری کرتے ہوئے **ھوالذی خلق لکم ما فی الارض جمیعاً** کہہ کر اونکی اور بھی صراحت کردی۔

اور نشانات الٰہیہ کو جھٹلانے والے اور باوجود حجت کے پورا ہو جانے اور عاجز آنے والوں کو جہاں عذاب النار سے ڈرایا وہاں

ایک لطیف پیرایہ میں **مغضوب** فرقہ کی صراحت فرمائی۔

تلخیص کے بعد اور سورۃ الفاتحہ سے تعلق ظاہر کر دینے کے بعد حسب معمول نوٹ لکہتا ہوں اور میرا خیال ہے کہ میرے **معزز** اور **دقیقہ رس** ناظرین اگر قرآن کریم پر ان **نوٹس** کو سامنے رکھ کر اور اللہ تعالیٰ ہی کے لئے خلوص دل سے تدبر فرماویں گے تو اونکو ایک فائدہ عظیم پہونچیگا۔ اور ساتھہ ہی میں اپنے ناظرین سے التماس کرنی چاہتا ہوں کہ وہ اپنے ایک ناچیز خدمگذار کے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ سچے خلوص سے اوسے **قرآنی خدمت** سے بہرہ اندوز کرے آمین **یاایہا الناس**۔ **الناس** کی بابت کہا جاتا ہے کہ یہہ لفظ یا تو نسیان سے مشتق ہے یا **انس** سے مگر میرے مخدوم امام ہمام و علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر فرمایا تہا کہ **انس** کا لفظ اپنی حیثیت میں ظاہر کرتا ہے کہ انسان وہ ہوتا ہے جسمیں دو انس ہوں ایک انس اللہ تعالیٰ کی پاک جناب سے اور دوسرا انس اسکی مخلوق سے جسمیں دو انس موجود ہوں وہ انسان ہے چنانچہ **بشر** کا لفظ بھی اسکی تصدیق کرتا ہے اور بشر کے معنے میں حضرت اقدس نے فرمایا ہے بشر وہ ہے جو اللہ تعالیٰ سے اور اسکی مخلوق سے عمدہ تعلق رکھے۔

آں را بشر بدانم کز ہر شرے رہیدہ

یاایہا الناس اعبدوا ربکم الذین خلقکم والذین من قبلکم لعلکم تتقون

سنو! اے اللہ تعالیٰ اور پہر باہمی محبت اور موانست کے لئے بنائے ہوئے لوگو! اپنے اس **مربی** کی عبادت کرو جسنے تمکو اور نہ صرف تمکو بلکہ تمہارے اباؤ اجداد اور اون سب کو جو تم سے پہلے ہو گذرے ہیں افضل ترین نعمت (خلق) سے بہرہ ور کیا۔ یہہ عبادت تمہارے لئے دکھوں سے رستگاری کا موجب ہو جاوے گی۔ اور تم سکہہ پاؤ گے۔

اعبدوا یعنے عبادت کرو۔ فرمانبرداری کرو۔ عبادۃ سے مراد **توحید** ہے اور توحید کے تین جزو ہیں۔

(الف) توحید الربوبیۃ (ب) توحید الاسماء (ج) توحید الافعال۔ عبادۃ اسم جامع ہے جس میں وہ تمام معتقدات۔ اقوال اور اعمال مرکوز ہیں جو اللہ کریم کو عزیز ہیں تجرید متابعۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی توحید الافعال والاعمال کے ضمن میں آتی ہے **من یطع الرسول فقد اطاع اللہ** وارد ہے اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہ حیثیت رسول اللہ ہونی چاہیے۔

غرض خوف۔ رجا۔ رغبت۔ اخلاص۔ دعا سب اللہ تعالیٰ ہی سے ہو کیوں ہو؟

ربکم وہ تمہارا **رب** ہے۔

تربیت کے معنی ہیں کسی شے کو اوسکی استعداد کیموافق کمال تک پہونچانا۔ چونکہ ابتداء سے یعنے گہوارہ سے لیکر گورتک اور اوسکے بعد بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے انسان کو کمال کی ضرورت ہے کیونکہ ذرات جو عالم صغیر کہلاتے ہیں وہ ہمیشہ ایک حالت میں نہیں رہتے پس تربیت کی ضرورت ہر حال میں لاحق رہتی ہے۔ پہر تم ہی بتلاؤ کہ کیا نادان ہے وہ انسان جو ایسے محسن و مربی کی فرمانبرداری نکرے جسکی ہر حال اور ہر وقت ضرورت ہے۔

اب اور رب پر ایک لطیفہ **عیسائی** اور **آریہ** بڑے ناز اور فخر سے کہا کرتے ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ کو **خدا باپ** کہکر پکارتے ہیں اور اس سے بڑہ کر عظمت کا دوسرا لفظ نہیں۔ کاش یہہ نادان **زبان** کی خوبیوں سے واقف ہوتے **اب** کا لفظ وسیع المعنی نہیں باپکا تعلق بچے سے ایک خاص وقت کے لئے خاص حد تک ہوتا ہے۔ بلکہ باپ سے زیادہ محبت اور تعلق **ماں** کو بچے سے ہوتا ہے غالباً اسی وجہ کو پیش نظر رکھکر برہمو لوگ خدا کو **ماں** کہتے ہیں۔ مگر **رب** کی ضرورت اور تعلق ہر حال اور ہر طبقہ میں لاحق حال رہتا ہے پہر انصاف تو کرو کہ **اسلام** نے **رب** کا لفظ استعمال کرکے اپنے عالمگیر ہونے کا ثبوت دیا اور خدا تعالیٰ کی **صفات** کے راز کو سمجہا اور سمجہایا یا "خدا باپ" پر ناز کرنے والے نادان آریوں اور عیسائیوں نے **خلق الانسان** ابدالاباد کے لئے ہے کیونکہ تمام سکہہ وجود ہی کے لئے ہیں پس **ربکم** کا لفظ کیا لطیف اور موزون طریق پر استعمال ہوا ہے انسانی وجود ابدالاباد کے لئے ہے اور اوسے کمال کی ضرورت اور تربیت کی حاجت ہر حال رہیگی اسلئے **ربکم** کی فرمانبرداری کی ہدایت فرمائی۔

فرمانبرداری کا ذریعہ کیا ہے چونکہ فرمانبرداری کیلئے دو باتوں کا ہونا ضروری ہے اول احسانات الٰہی کا یاد کرنا دوم اونکا ذکر اول الذکر سے ایمان بڑہتا ہے اور ثانی الذکر سے محبت میں ترقی ہوتی ہے پس اس مقام پر اولاً **ربکم** کا لفظ بیان فرما کر اون تمام احسانات کو جو ابدالاباد تک انسان پر ہوتے ہیں بہت مجموعی بیان فرمایا۔ اور پہر اونکی مختصری صراحت **الذی خلقکم** کہکر کردی۔ اور پہر اوسکو اور بھی واضح اور وسیع کرنے کے لئے یہہ فرمایا کہ دیکہو تمکو ہی پیدا نہیں کیا تم پر ہی یہہ افضل ترین نعمت کا انعام نہیں کیا بلکہ تم سے پہلے بھی یعنے تمہارے اباؤ اجداد اور غیر کو بھی اوسنے ہی پیدا کیا اور پالا پوسا اس مقام پر ذرا گہری نظر سے غور کرنے سے کیا صاف واضح ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ ہمیشہ سے **خالق** اور **رب** چلا آیا ہے اور ابدالاباد تک جائیگا۔ اوسکا نہ انتہا ہے نہ ابتداء۔ **ربکم** کے بعد **خلقکم** کے بیان کرنے میں یہہ لطیفہ معلوم ہوتا ہے کہ **خلق** کے ساتھہ ہی **ربوبیت** اور **تربیت** کی ضرورت ہے۔ **ربوبیت** کے بطن سے **خلق** ہی نکلتی ہے۔ یا یہ کہو کہ **خلق** بہی ربوبیت کا ہی نتیجہ ہے **خلق** کے معنے اگر خارجی وجود اختیار کرنا ہے اور علمی وجود سے آنا ہو تو دیکہو علمی وجود کا کمال بہی خارجی وجود یہاں بہی **رب** ہی کی ضرورت پڑی سبحان اللہ کیا لطیف کلام اور نظام ہے (اللّٰہم صل علیٰ محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین)

لعلکم تتقون + اس عبادت اور فرمانبرداری کا نتیجہ ہوگا کہ تم سکہہ پاؤ گے اور دکھوں سے مخلصی حاصل کروگے سوچو اور بلندی نظری سے کام لو۔ قرآن کریم کی علت غائی کیا ہے؟ **ھدی للمتقین**۔ متقی کون ہیں جو **یؤمنون بالغیب** وغیرہ **الی الآخرہ** کے ذیل میں ہیں۔ ایمان یا اتقا کا ذریعہ کیا ہے؟ **اعبدوا ربکم**۔ اسکا نتیجہ کیا ہے ابدی سکہہ

(باقی آئندہ)

(ایڈیٹر)

کمبوئی کینیڈ (مضامین غیر)

شیخ بٹالوی کے گھڑنا کی پردہ دری

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے
وہ ساری شیخی اونکی جھڑی دو گھڑی کے بعد

ذیل میں ہم ایک خدا ترس منصف مزاج اور حق کے لئے غیرت کھانے والے بالغ خرد مخدوم کا ایک مضمون درج کرتے ہیں۔ جو ایک خط و کتابت پر بطور ریمارک کے ہے۔ اس کو پڑھ کر بہت سے خدا ترس نور اور ہدایت اور ظلمت اور غوایت کی راہوں میں تمیز کرنے کے قابل ہو سکیں گے۔ اور عام طور پر پبلک کو معلوم ہو جائیگا کہ ایک خیر خواہ بنی نوع انسان اور حامی دین متین کی نسبت تکفیر نامہ میں کسی قدر ظلم و زور سے کام لیا گیا ہے۔ (ایڈیٹر)

فویل للذین یکتبون الکتاب بایدیھم ثم یقولون ھذا من عند اللہ لیشتروا بہ ثمنا قلیلا فویل لھم مما کتبت ایدیھم و ویل لھم مما یکسبون۔ س ا۔

پھٹکار اُن لوگوں پر جو اپنی ہوائے نفسانی اور جعل و فریب کی بنا پر تحریریں کرتے اور فتوے گھڑتے ہیں۔ اور دعوے یہہ کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ہیں۔ یعنی اس کے کلام سے مستند اور مؤید اور بالکل صحت نیت اور راستی پر مبنی ہیں۔ اس بے ایمانی سے غرض اتنی ہے۔ کہ دنیا ال جائے۔ سو پھٹکار ایسی تحریروں اور فتووں پر اور پھٹکار ایسی کمائی پر۔

جیسے کتاب اللہ نے سورۂ بقر میں یہود کے مصائب بیان کرکے یہہ اشارہ کیا تھا۔ کہ امت اسلام پر بھی ایک وقت آنے والا ہے۔ کہ اکثر اُن میں سے یہود کے نقش قدم پر چلنے والے ہو جائیں گے قرآن کریم کے حامل اور مفسر ہمارے سید و مولی (صلوات اللہ علیہ و سلامہٗ) کے کلام سے بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ حدیث لتتبعن سنن من قبلکم الخ اس کی گواہ ہے۔ جھوٹی تحریریں کرنا اور جعلی فتوے گھڑنا اور پھر خدا تعالےٰ کی طرف منسوب کرنا آسان کام نہیں۔ ایک راستباز کی روح تصور سے کانپ اٹھتی ہے۔

انسانیت قطعاً مسخ ہو جائے۔ ضمیر اندر ہی اندر سرے سے مر جائے۔ اور نیچ خیالات ہیں۔ پر مطلقاً ایمان نہ رہے۔ تو ایسی بے حیائی اور بے باکی کا کوئی مرتکب ہو سکتا ہے۔ خدا تعالی کی کتاب سے اس ہلاک بیماری کی اصل حسد اور بغی اور تکبر معلوم ہوتا ہے۔ نفسانیت اور تکبر کا فرزند اپنے جاہ و مرتبہ کے قائم رکھنے اور انسے زوال سے محفوظ کرنے کے لئے سب ہی کچھہ کر گزرتا ہے۔ علمائے یہود کو یہی بلا پیش آئی کہ جب کسی نے مبعوث و مجدد ہونے کا دعوی کیا انہوں نے جھوٹی تحریروں اور جعلی فتووں سے اسکے بازار سرد کرنے کی کوشش کی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد یہ مرض ان میں عادت راسخہ کی طرح مزمن ہو گیا۔ اسی ناپاک عادت نے انہیں حضرت مسیح علیہ السلام جیسے نیکدل انسان خدا کے صالح بندے کے انکار کا مجرم بنایا اور بالآخر اسی منحوس علت نے خاتم النبیین رحمۃ للعالمین (صلوات اللہ علیہ و سلامہ) کی تکذیب و تکفیر سے ابدی لعنت کا مستوجب انہیں ٹھہرایا۔ غرض پہلے جنکے قوم میں متقی اور شیخ المشائخ اور شیخ الکل اور مولانا اور بالفضل اولیا بنے بیٹھے ہوئے جو کوئی نہ کوئی مجدد آ نمودار ہوا۔ دل کے کھوٹوں۔ ریاء کے پتلوں اور نفاق و ظلمت کے فرزندوں کو یہ توفیق کہاں کہ اپنے اندر ذرا گردن جھکا کر دیکھہ لیں۔ کہ درحقیقت ہم اس خطاب اور اس منصب کے لائق نہیں جسے غصب کئے بیٹھے ہیں۔ کہ بس دعوی سنتے ہی آتش حسد سے جل بھن کباب ہو گئے۔ اور پھر اُس جوش جنون میں جو نہ کرنا تھا۔ وہ کر گذرے۔ اور جو نہ کہنا تھا وہ کہہ گذرے۔

ہمارے زمانہ میں بھی یہی واقعات پیش آئے۔ جھوٹی ملمع اور جعل سازی کی گدیاں۔ کہیں خراسانی اولیاؤں کا تکیہ۔ کہیں شیخ الکل کا دائرہ۔ کہیں شیخ بٹالہ مولانا ابو سعید بنا ہوا۔ اور کہیں کوئی حضرت جامع کمالات صوری و معنوی کہلاتا۔ اتنے میں ان میں سے اُن ہی کے جانے پہچانے ہوؤں سے ایک شخص نے دعوے کیا۔ کہ سچا متقی اور واقعی راستباز میں ہوں۔ خدا نے آسمان سے زمین پر نگاہ کی دیکھا۔ کہ ایک دل بھی نہیں۔ جو اخلاص سے اُس کا پرستار ہو۔ اُس نے مجھے بھیجا۔ کہ میں اندھوں کی آنکھیں کھولوں۔ مبروصوں کو چنگا کروں۔ اور وہ جو قبروں میں مرے پڑے ہیں۔ انہیں نئے سر سے زندہ کروں۔ اور علمائے سوء کی چھپی ہوئی حرام کاریاں اور حرام خوریاں طشت از بام کروں۔ اگر شرم و حیا ہوتی اور ذرہ بھر بھی خدا تعالےٰ کا خوف ہوتا۔ تو خود ان کے اپنے آپ داعی مبعوث کی صداقت اور ضرورت کے گواہ ہوکر اُنہیں اس کے پاؤں میں گرنے پر مجبور کرتے۔ یہہ لوگ جیسے اپنے آپ سے اپنی چھپی ہوئی کارسازیوں سے واقف تھے۔ دوسرے ہم جنسوں کے کرتوتوں کو بھی تو خوب جانتے تھے۔ آسان بات ہے۔ پچاس بھلے مانس واقف کار نامی گرامی مستند ان ہی میں سے قسم تو کھائیں۔ لاہور کے

ہوں۔ یا سیالکوٹ کے۔ کہ وہ مخنث فطرت کھوٹا متقی۔ صالح اور فسق و فجور سے پاک صاف ہے۔ اور اُس کی آنکھ اور کان اور زبان اور دل تجربتہً خدا تعالےٰ کے دین کے وفادار خدمت گزار ہیں۔ میں یقیناً جانتا ہوں۔ کہ ہرگز قسم نہ کھائیں گے۔ اس لئے کہ اُن کے دل اُن کو اندر ہی اندر شرمندہ کرتے ہیں۔ افسوس یہہ ہیں۔ آج کل اُن کے واعظ اور یہہ ہیں۔ اُن کے سننے والے۔ غرض موزون وقت اور مناسب زمانہ تھا۔ اور قرائن صاف اور واضح تھے۔ کہ یہ لوگ مامور من اللہ کی دعوت کو قبول کرتے۔

مگر افسوس ان میں سے ایک آتش زاد نے حسد و بغی کا وہی ہنگامہ گرم کر دکھایا جو ہر ایک راست باز کے وقت میں ایسے ناعاقبت اندیش حیلہ باز کے کرتبوں سے برپا ہوا کرتا ہے۔ شیخ بٹالوی نے خدا جانے اپنے دل میں کیا کیا سوچا اور کیا کیا سودائے خام پکایا ہو گا۔ کہ وہ قوم اور ملت میں مقتدا اور مشاراً الیہ بن جائے گا۔ مگر آخرکار نتائج افعال نے دکھا دیا۔ کہ اب وہ کس نار حسرت کا ہیزم بن رہا ہے۔ کاش بے چارہ شیطنت کے فنون اور نادرہ کاریوں میں ہی مشاق ہوتا۔ جب بھی کچھ نہ کچھ نام ہی پیدا کر لیتا۔ اُس روز جب اُس نے بڑے زور سے جناب خلیفۃ اللہ فی ارض اللہ (سلام اللہ علیہ وبرکاتہٗ) کی نسبت کہا تھا۔ کہ میں نے ہی اسے اونچا کیا تھا۔ اور میں ہی اسے نیچے گراؤں گا۔ میرے دل میں گذرا تھا۔ کہ ممکن ہے۔ کہ اس جلد باز پست فطرت نے اپنے مورث اعلےٰ کے صفات سے کچھ حصہ لے لیا ہو۔ اور اس لئے آدم کے مقابلہ میں قابل دید کرتب اور فن دکھائے گا۔ مگر آخرکار مجھے افسوس کے ساتھ اپنی فراست کی غلطی کا قائل ہونا پڑا ہے۔ اور میں اعتراف کرتا ہوں۔ کہ الحق میں ہمنے آدمؑ و ابلیس کے مضمون میں جو اس شخص کو ابلیس کے لقب سے نامزد اور متخر کیا تھا۔ درحقیقت ہماری غلطی تھی۔ کہ ہمنے ایک نااہل کو ایسے لقب کا مستحق سمجھا۔ ابلیس کے اعتراضات و نکتہ چینیاں وہ ہیں کہ کتاب الٰہی کو اُن کی تردید و تقلیع و قمع اور اپنے اندر نقل کرنے کی طرف متوجہ ہونا پڑا۔ مگر اس نادان کی نکتہ چینی جو اس کے نامۂ سیاہ (اشاعہ) میں درج ہے۔ کوئی بتائے تو کسی عقل مند کی ادنیٰ توجہ کے بھی قابل ہے۔ حضرت آدم خلیفۃ اللہ (علیہ سلام اللہ و برکاتہ) جو اسکی بے وقوفیل کی پردہ دری کی طرف متوجہ ہوئے۔ اس لئے نہیں۔ کہ درحقیقت اُن میں کوئی متانت اور خوبی اور اغوائے عقلا کا کوئی مضبوط مادہ تھا۔ حضرت آدم صفی اللہ نے اس توجہ سے اُن عوام الناس پر کرم اور رحم فرمایا ہے۔ جو بصیرت اور تمیز کی بہت ہی تھوڑی قوت رکھتے ہیں۔

بہت بڑی تدبیر صراط مستقیم سے لوگوں کو بہکانے کی جو اس ناعاقبت اندیش نے سوچی تکفیر کا فتوے تیار کرنا تھا۔ خلیفۃ اللہ کے علم و فضل اور اپنی نالائقی اور کم مایگی کے شعور نے اسے اس تجویز پر مائل کیا۔ کہ یوں اس میدان مقابلہ کی بہت سی مشکلات سے چھوٹ جائے گا۔ مگر جھوٹ اور جعل بنانے کو بھی تو عقل چاہیئے۔ نادان ناعاقبت اندیش اس میں بھی بودا اور کچا ہی نکلا۔ جھوٹے فرضی نام تراشے اور بے خبر اور معصوم الفطرت اور سادہ علماء کو اس طومار شیطانی میں مکفرین کے زمرہ میں داخل کیا۔

بعضوں نے اُس نامعقول حرکت سے اطلاع پانے کے بعد ہزار جان سے اُس فعل بد پر تبرا کیا۔ اور بعض نے حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام کی خدمت میں معافی نامے لکھے۔ اور اُس دجل سے اپنی ناواقفیت کا عذر کیا۔ اس حرکت بے جا سے شیخ بطال نے صاف صاف دکھا دیا۔ کہ حقیقت میں آپ کو عدو آدمؑ کی مسند پر جلوس فرما ہونے کی ذرا بھی صلاحیت نہیں۔

ہاں اُن کمینہ خصال پست فطرت دنی ہمت یہود کے رشتہ برادری میں منسلک ہونے کے آپ قابل ضرور ہیں۔ جن کی شان میں آیا ہے۔ فویل للذین الآیہ۔

اس وقت ہمارا یہہ مطلب نہیں۔ کہ فتوے تکفیر کی پوری قلعی کھولیں۔ اور اُس ناپاک مکر و زور کی دلق کے بخیئے اُدھیڑیں۔ اُس کا ذمہ ہمارے پیارے دوست مرزا خدا بخش صاحب نے اُٹھایا ہے۔ وہ اُن تمام لوگوں کے نام جمع کر رہے ہیں۔ جن کی طرف سے معذرت نامے آئے۔ اور صدق دل سے اُنہوں نے خدا کی جناب میں استغفار کئے۔ اور بعض نے اُن میں سے محض اپنی لاعلمی اور بے خبری بتائی۔ اور آخر اس راز کو کھولا۔ کہ کیونکر وہ ناشدنی فتوے اُن کے نام کی طرف منسوب کیا گیا۔

بالفعل ہم ایک خط و کتابت شایع کرتے ہیں۔ جو ہمارے مکرم و عزیز دوست شیخ کرم الٰہی صاحب ریکارڈ کیپر پٹیالہ۔ اور جناب مولوی عبدالعزیز صاحب محدث پٹیالہ کے درمیان ہوئی ہے۔ جناب مکرم مولوی صاحب موصوف کا خط امید ہے۔ بہت سے خدا ترسوں کی عبرت کا باعث اور شیخ بطال کی دیانت و امانت کا خوب ہی پردہ برانداز ہو گا۔ اور وہ یہہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول جناب مولینا و بالفضل اولینا جناب مولوی عبدالعزیز صاحب زاد عنایتکم۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ مجھے اُس تکفیر نامہ کے دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ کہ جو

شیخ محمد حسین بٹالوی اڈیٹر اشاعۃ السنۃ نے اپنے اشاعۃ السنہ میں بہ حق جناب حامی اسلام میرزا غلام احمد صاحب قادیانی شائع کیا تھا۔ اس اپنے تکفیر نامہ میں شیخ صاحب مذکور نے آپ کا اسم گرامی بھی بہ مد مکفرین تحریر کیا ہے۔

نظر اول میں تو میرا خیال اس طرف منتقل نہ ہوا۔ کہ یہہ آپ کا نام نامی ہے۔ مگر ایک شخص کے بتلانے پر یہہ معلوم ہوا۔ کہ آپکا ہی اسم سامی ہے۔ نہ صرف یہی مجھے معلوم ہوا۔ کہ آپ کا اسم گرامی ہے۔ بلکہ یہہ بھی معلوم ہوا۔ کہ آپ سے دھوکھہ سے بعض صاحبوں نے ایسا کرایا ہے۔

مگر پھر بھی میرا استعجاب کم نہ ہوا۔ کیونکہ میں ایک عرصہ سے آپ کے علم و فضل اور آپ کی اُس طرز زندگی سے واقف ہوں۔ کہ جو مرنجاں مرنج کی مصداق ہے۔ اور قطع نظر اس کے آپ کی علمی تبحر اور آپ کی فضیلت نے کس طرح آپ کو یہہ موقعہ دیا۔ کہ آپنے ایسے شخص کی نسبت تکفیر کی مُہر لگائی۔

میں نہایت ادب سے ملتجی ہوں۔ کہ اس راز سربستہ سے مجھے مطلع فرماویں۔ کہ یہہ کیا بات اور اس کی اصلیت کیا ہے۔ زیادہ نیاز۔

آپ کا نیاز مند
شیخ کرم الٰہی ریکارڈ کلرک پٹیالہ
مؤرخہ ۱۵ - جون ۱۸۹۸ء

عزیز از جان من۔

دعاء و سلام کے بعد واضح ہو۔ تم کو معلوم ہے۔ کہ تین چار ماہ تک میری نظر بند رہی تھی۔ اور لکھنے اور پڑھنے سے مجبور تھا۔

اونہی ایام میں ایک روز مولوی محمد اسحاق صاحب مجمع کے ساتھ میرے مکان پر تشریف لائے اور بیان کیا کہ مرزا صاحب کی تکفیر کے لئے مصالح جمع کیا ہے۔ یعنے چند کلمات اون کی تحریروں سے انتخاب کیئے ہیں۔ اور اون پر یہہ فتوے لکھا گیا ہے۔ کہ یہہ کلمات خلاف شرع اور کفر کے کلمہ ہیں۔ قائل اون کا کافر ہے۔ اور علمار نے تو مہریں کر دی ہیں۔ تم اپنی مہر کر دو۔

مینے اون سے معافی مانگی۔ اور کتنے عذر پیش کیئے۔ جو ذیل میں درج ہیں۔

(۱) آپ جانتے ہیں۔ کہ میں آج کل کے علما کی بحثوں سے بالکل کنارہ کش ہوں

(۲) مرزا صاحب کی تحریریں جو تائید مذہب اسلام اور ثبوت حقیت اسلام اور قرآن شریف کی برکات اور صداقت کے باب میں کتاب براہین احمدیہ وغیرہ اپنی تصانیف میں انہوں نے لکھی ہیں۔ میری نظر سے گذر چکی ہیں۔ اور مرزا صاحب کسی رکن اسلام کے منکر نہیں۔ بلکہ اون کی حقیت کے ثبوت میں زور دے رہے ہیں۔ اور بارہا حلفاً یہہ لکھ چکے ہیں۔ کہ صرف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کی بدولت اور قرآن کی برکت سے مجھ کو خداوند کریم نے یہہ ہمت عطا فرمائی ہے۔ کہ اسلام اور قرآن شریف کی حقیت دنیا پر ظاہر کردوں۔ اور جس شخص کو کسی طرح کا اعتراض بہ نسبت اسلام اور قرآن کے ہو۔ وہ مجھ سے جواب شافی لے۔ دس ہزار کا اشتہار اسی امر کے لئے اونہوں نے مشتہر کیا تھا۔

(۳) آپ جو بیان کرتے ہیں۔ کہ آج کل جو جدید تصنیفات اون کی مشتہر ہوئی ہیں۔ اون میں یہہ کلمات لکھے ہیں۔ مینے جواب دیا کہ میں اگر نظر سے مجبور نہ ہوتا۔ تو اون تحریروں کو جن میں یہہ کلمات لکھے ہیں۔ غور سے دیکھتا۔ سیاق اور سباق پر خوب فکر کرتا۔ تب ان کلمات کی نسبت کچھ اپنی رائے ظاہر کرتا۔ تو کچھ مضائقہ نہ تھا۔ بدوں دیکھے اور پڑھنے کے کیا کہہ سکتا ہوں۔

جب اونہوں نے یہہ معلوم کیا۔ کہ مرزا صاحب کی تکفیر پر یہہ کسی طرح مہر نہ کرے گا۔ تب یہ سوال پیش کیا۔ کہ اچھا مرزا صاحب کا ذکر جانے دو۔ اون کے کفر یا عدم کفر سے کچھ بحث نہیں اس کا جواب دو۔ کہ یہہ کلمات اپنے ظاہری معنوں سے خلاف شرع اور موہم کفر ہیں۔ یا نہیں۔ جب بحث بہت شروع ہوئی۔ اور مجھ کو پیچھا چھوڑانا مشکل ہوا۔ تب مجبور ہو کر یہہ اجازت دی۔ کہ صرف یہہ عبارت لکھ کر کہ (یہہ کلمات اپنے ظاہری معنوں سے خلاف شرع معلوم ہوتے ہیں۔) اوس کے نیچے مہر کردو۔

مرزا صاحب کی تکفیر کے باب میں میں ہرگز متفق نہیں۔ اون کی نسبت مجھ کو یہہ امید ہے۔ کہ اونہوں نے نیک نیت سے لکھے ہوں۔ اور کوئی تاویل اون کے ذہن میں ہوگی۔ جو ہماری سمجھ میں اس وقت تک نہیں آئی۔ اون کے کفر کے فتوی پر میری مہر ہرگز نہ کرنا۔ اونہوں اقرار کیا کہ صرف اسی عبارت پر مہر کریں گے۔ اور کفر کا فتوے تو اب تک لکھا بھی نہیں گیا۔ اس سے بعد میں تو رخصت ہو کر گھر میں چلا گیا پھر مجھ کو معلوم نہیں۔ کہ مہر کی یا نہیں کی۔ اور کی تو کس عبارت پر کی۔ اور نہ آج تک کبھی مجھ سے اس بارہ میں کچھ ذکر کیا۔

مجھ سے جب کبھی کسی صاحب نے یہہ ذکر کیا۔ کہ مرزا صاحب کی تکفیر پر تمہاری مہر ہے۔ تو مینے صاف انکار کیا۔ کیونکہ مجھ کو تو اپنے جواب مذکورہ بالا پر جو مولوی محمد اسحاق صاحب کو دیا تھا۔ پورا بھروسہ تھا۔

حاصل یہہ کہ اگر فتوے پر فی الواقع میری مہر ہے۔ تو میری بلا اجازت کسی صاحب نے کرلی ہوگی۔ مجھ کو ہرگز اس کا علم نہیں۔ میری اور وزیر صاحب مرحوم کی ہمیشہ سے یہی رائے رہی ہے۔ اور اب بھی یہی رائے ہے۔ کہ مرزا صاحب کی تکفیر

کا مقدمہ کیا بیہودہ علماء نے اٹھایا ہے۔ ناحق اسلام میں ایک فتنہ برپا کردیا ہے۔ اسلام اور قرآن کی حقیت جس زور سے مرزا صاحب ثابت کر رہے ہیں۔ اوس کا مشکور ہونا چاہئے۔ نہ کہ ایسے شخص کے کفر پر زور دینا چاہئے۔ فقط۔

وَاللّٰہُ یَھْدِیْ اِلٰی سَوَاءِ السَّبِیْلِ۔ وَاللّٰہُ یُؤَیِّدُ بِنَصْرِہٖ مَنْ یَّشَاءُ۔

عبدالعزیز عفی عنہ۔

دارالامان میں ۲۳ اگست کی شام

بعد مغرب حسب معمول حضرت اقدس مسجد ہی میں تشریف فرما تھے۔ حضور نے پوچھا کہ "یہہ موجودہ فلسفہ اکثر طبیعتوں میں بے دینی کیوں پیدا کردیتا ہے"۔ ماسٹر غلام محمدؐ صاحب سیالکوٹی نے کہا۔ کہ در اصل جو طبیعتیں پہلے ہی سے بے دینی کی طرف مائل ہوتی ہیں۔ وہی اوس سے اثر پذیر ہوتی ہیں۔ ورنہ اکثر بڑے بڑے فلاسفر مزاج پادری اپنے مذہب میں پکے ہوتے ہیں"۔

اس پر جناب مولانا مولوی نور الدین صاحب نے فرمایا۔ کہ آج درس قرآن کریم میں یہہ سوال ہوا تھا۔ کہ قرآن میں کہیں تو بے دین لوگوں کے دین کو لہو ولعب سمجھنے کا ذکر ہے۔ اور کہیں لعب کو لہو پر مقدم کیا ہے میں نے یہی بتلایا تھا۔ کہ "دو ہی گروہ دنیا میں ہیں۔ ایک تو وہ جو دین کو بالکل بے حقیقت سمجھتے ہیں۔ اون کا انجام یہہ ہوتا ہے۔ کہ آخر وہ دینی باتوں کو کھیل سمجھنے لگتے ہیں۔ اور ایک وہ ہے۔ جو سوسائٹی کے خیال سے تکمیل اور تفریح کے طور پر دین کو سمجھتے ہیں۔ وہ آخر میں اوسے بالکل بے حقیقت سمجھنے لگتے ہیں۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ ان باتوں پر غور کرنے کے بعد افسوس کے ساتھ ذہن دوسری طرف منتقل ہوجاتا ہے۔ کہ ایک طرف تو یہہ پادری لوگ کالجوں اور سکولوں میں فلسفہ اور منطق پڑھاتے ہیں۔ دوسری طرف مسیح کو ابن اللہ اور اللہ مانتے ہیں۔ اور تثلیث وغیرہ عقائد کے قائل ہیں۔ جو سمجھ ہی میں نہیں آتا۔ کہ کیونکر اس کو فلاسفہ سے مطابق کرتے ہیں انگریزی منطق کی بنا تو منطق استقرائی ہی پر ہے۔ پھر یہہ کون سا استقراء ہے۔ کہ یسوع ابن اللہ ہے۔ کون سی شکل پیدا کرتے ہوں گے۔ یہی ہوگا۔ کہ مثلاً اس قسم کے خواص جن لوگوں کے اندر ہوں۔ وہ خدا یا خدا کے بیٹے ہوتے ہیں۔ اور مسیح میں یہہ خواص تھے۔ پس وہ بھی خدا یا خدا کا بیٹا تھا۔ اس سے تو کثرت لازم آتی ہے۔ جو محال مطلق ہے۔ میں تو جب اس پر غور کرتا ہوں۔ حیرت بڑھتی ہی جاتی ہے۔ نہیں معلوم یہہ لوگ کیوں نہیں سوچتے۔

اسلام کے پاک اصول ایسے نہیں ہیں۔ کہ فلسفہ یا استقراء کی محک پر بھی کامل العیار ثابت نہ ہوں۔ بلکہ میں نے بارہا غور کی ہے۔ کہ قرآن کریم کی نسبت جو آیا ہے۔ **فِیْ کِتٰبٍ مَّکْنُوْنٍ** س ۲۷۔ یہہ کتاب مکنون زمین اور آسمان کی چھپی ہوئی کتاب ہے جس کے پڑھنے پر ہر شخص قادر نہیں ہو سکتا۔ اور قرآن کریم اسی کتاب کا آئینہ ہے۔ اور قرآن نے وہی خدا دکھایا ہے۔ جس پر آسمان وزمین شہادت دیتے ہیں۔ مگر یہہ اُنیس سو برس کا تراشا ہوا جعلی مردہ خدا کس سند اور شہادت پر خدا بنایا گیا ہے۔ پس یہہ اسلام ہی کی خوبی اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی فخر ہے۔ کہ وہ ایسا دین لے کر آئے۔ کہ جو ہمیشہ سے ہے۔ اور جس کی تعلیم زمین اور آسمان کے اوراق میں بھی واضح طور پر موجود ہے"۔

35

دارالامان میں ۲۵ اگست کی صبح

آج رات کے آخری حصہ میں بہت خفیف سا تقاطر شروع ہو گیا۔ اس لئے نماز فجر معمولی وقت سے کسی قدر دیر سے ہوئی۔ بعد نماز فجر حضرت اقدس (جیسا حضور کا دستور ہے۔ کہ گاہے گاہے بیٹھ جایا کرتے ہیں) بیٹھ گئے۔ باہر سے آئے ہوئے احباب میں سے سیالکوٹ کے چند احباب مثل ماسٹر غلام محمد صاحب و ماسٹر قائم الدین بی اے۔ و حکیم حسام الدین صاحب اور ایسا ہی کلانور سے جناب مرزا نیاز بیگ صاحب سابق ضلع دار نہر و مرزا رسول بیگ صاحب خلف مرزا صاحب موصوف اور امرتسر سے میاں جیون بٹ لاہور سے مولوی محمدؐ علی ایم۔ اے اور مرزا ایوب بیگ ٹیچر چیفس کالج۔ میاں شیر علی۔ اور علی گڈھ کالج سے میاں شیر محمد خاں سٹوڈنٹ بی اے کلاس اور اور احباب معہ مقامی بزرگوں کے جمع تھے۔ فارسی زبان کی تصنیفات پر سلسلہ گفتگو چلتے چلتے مولانا مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے فرمایا۔ کہ "ایرانیوں نے آج کل اپنی توجہ تصنیفات کی طرف بہت مبذول کی ہے۔ اور اس کثرت سے عربی الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ کہ بہ جز روابط کے فارسی زبان کو کم دخل دیتے ہیں۔ اور باب مفاعلہ انفعال۔ استفعال وغیرہ کو اس قدر کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔ کہ عقل حیران ہوتی ہے"۔

اس پر حضرت اقدس نے فرمایا۔ کہ "فہمیدن وغیرہ قدیم زمانے میں استعمال کرتے تھے۔ آج